REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۰   شمارہ ۱۸

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرحِ چندہ
سالانہ ۷۵ روپے
- بیرونی ممالک -
بذریعہ ہوائی ڈاک :- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک :- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

THE BADR WEEKLY Manager QADIAN-143516

۱۶ شوال ۱۴۱۱ ہجری   ۲ ہجرت ۱۳۷۰ ہش   ۲ مئی ۱۹۹۱ ع

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں الحمدُ لِلّٰہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ⁂

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا ستائیسواں (۲۷) دو روزہ جلسہ سالانہ

صوبہ اڑیسہ کے چار وزراء کی شرکت اور اُن کی خدمت میں قرآنِ کریم اڑیہ و دیگر لٹریچر کی پیشکش،

نیز علماء کرام اور علاقہ کے ممتاز سیاسی و مذہبی رہنماؤں کی شرکت،

رپورٹ مرتبہ :- مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب نیرّ مبلغ جماعتِ احمدیہ کیرنگ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کیرنگ چھبیس (۲۶) سال سے اپنا مقامی جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے جن میں مرکزی علماء کرام اور جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے معزز ذی علم احباب کے علاوہ صوبہ اُڑیسہ کے ممتاز سیاسی و مذہبی رہنماؤں کو بھی مدعو کرتی رہی ہے۔ گزشتہ سال سے مقامی جلسہ سالانہ کے ساتھ ساتھ صوبہ اڑیسہ کے مختلف شہروں میں جلسہ ہائے پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد کرکے تبلیغِ احمدیت کے مواقع فراہم کرتی رہی ہے۔ اور اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد و منشاء کے مطابق فرقہ وارانہ منافرت کی وجہ سے جو ہندوستان کی فضا مکدر ہوتی جا رہی ہے اس کو صاف کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ ان گزشتہ روایات کے مطابق امسال بھی جماعت احمدیہ کیرنگ نے ۲، ۳ مارچ کی تاریخوں میں ستائیسواں (۲۷) جلسہ سالانہ کیرنگ کے علاوہ ۴ مارچ کو تُلسی پور میں ایک عظیم الشان جلسہ پیشوایانِ مذاہب منعقد کیا۔ ان جلسوں کے جملہ انتظامات کے لئے مکرم عبدالمطلب خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ اور مکرم عبدالصمد خان صاحب و مکرم شیخ ابراہیم صاحب نائب صدران کیرنگ کی زیرِ نگرانی انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی تاکہ مفوضہ امور کو باحسن طریق انجام دیا جاسکے۔

ریڈیو۔ پوسٹرز۔ ہینڈبلز اور اُڑیسہ کے کثیر الاشاعت روزنامہ اخبارات سماج اور پرجاتنتر وغیرہ کے ذریعے ان جلسوں کے انعقاد اور پروگراموں کی خوب تشہیر کی گئی۔

جلسہ سالانہ کیرنگ اور جلسہ پیشوایانِ مذاہب میں شرکت کے لئے مکرم الحاج احمد توفیق چودھری صاحب آف بنگلہ دیش جو ایک پُرجوش داعی الی اللہ اور سحر البیان مقرر ہیں گزشتہ سال کی طرح امسال بھی تشریف لائے۔ اسی طرح مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ اور مکرم مولانا بشیر احمد خادم صاحب قادیان بھی تشریف لائے۔ ان علماء کرام کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔

جلسہ گاہ اور استقبالیہ گیٹوں کی تزئین و توسیع :

اس مرتبہ مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ نے انتہائی خلوص و جانفشانی سے ایک وسیع و عریض مسقف جلسہ گاہ تیار کیا۔ اور اس کو خوبصورت بینرز اور بجلی کے قمقموں سے مزین کیا۔ اسی طرح استقبال کے لئے کئی بڑے بڑے گیٹ بنائے گئے تاکہ وزراء صوبہ اُڑیسہ اور علماء کرام کا پُرجوش استقبال کیا جاسکے۔

پہلے روز کا پہلا اجلاس :

مورخہ ۲ مارچ بوقت نو بجے صبح زیرِ صدارت مکرم الحاج احمد توفیق چودھری صاحب آف بنگلہ دیش پہلے دن کے پہلے اجلاس کا پروگرام مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ قرآنِ حکیم سے شروع ہوا۔

پرچم کشائی :

صدرِ اجلاس نے لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس موقع پر تمام حاضرین جو ہزار سے اوپر تھے زیرِ لب ربّنا تقبّل منّا ... کی دعائیں پڑھتے رہے۔ جونہی لوائے احمدیت نہایت پُروقار انداز میں فضا میں لہرانے لگا تو فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔

پرچم کشائی کے بعد مکرم محمد کلیم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام ؎

حضرت سیدِ وُلدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم
سب نبیوں میں افضل و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نہایت ہی خوش الحانی سے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

افتتاحی صدارتی خطاب :

اس جلسہ کی افتتاحی تقریر صدرِ اجلاس نے فرمائی۔ نیز ہیں موصوف نے فرمایا کہ آپ کو گزشتہ سال سے جماعتِ احمدیہ کیرنگ مدعو کر رہی ہے اور آپ اس جماعت کے اخلاص اور جوش و ولولہ سے بہت زیادہ متاثر ہوئے خصوصاً اس بات سے کہ ایک دیہی جماعت نے گزشتہ سال پوری شہر میں جو معبودانِ باطلہ کا مرکز ہے جلسہ پیشوایانِ مذاہب اور پریس کانفرنس کرکے ایک تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے اور بُتکدوں کے مرکز میں اسلام اور توحیدِ حقیقی کا پیغام پہنچایا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ گزشتہ سال کے ان جلسوں کی وجہ سے حضور انور نے جلسہ سالانہ یو۔کے کے موقع پر مکرم امیر صاحب بنگلہ دیش سے ذکر فرما کر خوشی کا اظہار فرمایا۔ مکرم صدرِ اجلاس نے جماعت احمدیہ کیرنگ کو مبارکباد پیش کی۔ اس کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم نے ایک پُر درد اجتماعی دعا کرائی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ کی ہوئی۔ آپ نے اپنی پُرمعارف و پُرمغز تقریر کا آغاز آیت مبارکہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے فرمایا۔ آپ نے خلیجی جنگ کی قبل ازیں پیشگوئی از روئے قرآن و احادیثِ نبویہ اور پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مفصل ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم ایک ایسی کامل کتاب ہے جس میں قیامت تک رُونما ہونے والے روحانی و سیاسی انقلاب اور تباہ کاریوں کا مفصل ذکر پیشگوئی کے رنگ میں موجود ہے۔ اسی طرح موصوف نے خلیجی جنگ میں ہونے والے اخراجات اور تباہیوں کا ایک خاکہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ساری دنیا کو عموماً اور عالمِ اسلام کو خصوصاً اس وقت تک امن کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا جب تک مامورِ زمانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ نہ ہو جائے۔ کیونکہ مامورِ زمانہ سے الگ رہ کر نہ حقیقی خدا کا وصال نصیب ہوتا ہے اور نہ ہی امن اور ترقی نصیب ہوتی ہے جیسا کہ فرمانِ نبویؐ ہے یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ۔ لَیْسَ الْجَمَاعَۃُ اِلَّا بِالْاِمَامِ اور حقیقی جماعت وہی ہوتی ہے جو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے مطابق ہو۔ اور اس کی مصداق اس زمانے میں جماعتِ احمدیہ ہے —!!

(آگے مسلسل صفحہ ۔۔ پر) ←

مہر احمد حفیظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

تیسری تقریر مکرم جناب ہیڈ ماسٹر صاحب زیڈ۔ این۔ ہائی سکول کیرنگ کی ہوئی جس میں موصوف نے عالمی بحران کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ساری دنیا جماعتِ احمدیہ کے نظریہ اور تعلیم کو اپنا کر اس کو مشعلِ راہ بنائے تو اس عالمی بحران کا حل آسانی سے نکل سکتا ہے۔

جناب ڈاکٹر پرسن کمار پاٹسانی وزیر صوبہ اڑیسہ کی تقریر:

چوتھی تقریر DR. PARSAN KUMAR PATSANI جو صوبہ اڑیسہ کے MINISTER PUBLIC GRIEVANCES AND PENSION ہیں، کی ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطاب میں ہند و مسلم اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حقیقی اتحاد اور اخوت و محبت پیدا کرنے کے لئے جس رنگ میں جماعتِ احمدیہ کوشش کر رہی ہے اس پر ہمیں از حد مسرت ہو رہی ہے جماعتِ احمدیہ کی تعلیم امن و شانتی اور پیار و محبت کی تعلیم ہے۔

اس کے بعد موصوف اور جناب یادو ماجھی MINISTER INDUSTRIES STATE OF ORISSA کی خدمت میں قرآن کریم مترجم بزبان اڑیہ اور دیگر لٹریچر پیش کئے گئے ہر دو وزراء نے عزت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے تحفہ قبول فرمایا۔ بعدہٗ ان کی چائے ناشتہ سے تواضع کی گئی۔

اس کے بعد صدرِ اجلاس کا اختتامی خطاب ہوا اور اجلاس برخاست ہوا۔

دُوسرا اجلاس:

اڑھائی بجے دوپہر سے دن کے جلسہ کی دوسری نشست کا آغاز زیرِ صدارت مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب نے کی۔ اور نظم بزبانِ اُڑیہ مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقفِ جدید بنگال نے پڑھی۔ اس اجلاس میں صوبہ اُڑیسہ کے ایک وزیر پدُو فلا گھڑائی تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے صدرِ اجلاس نے انہیں جماعتِ احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد مکرم شیخ چاند صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

وہ یار کیا جو یار کو دل سے اُتار دے

مترنم آواز میں پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

صُوبائی وزیر جناب پدُفلو گھڑائی:

اس اجلاس کی پہلی تقریر جناب، پدُفلو گھڑائی MINISTE PLANNING AND CO-ORDINATION کی ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ مجھے از حد مسرت ہو رہی ہے کہ ہمارے صوبہ اُڑیسہ کے ایک قصبہ میں بنگلہ دیش۔ کیرلہ۔ پنجاب۔ آندھرا۔ بہار کے علماء و ودوان اس مقدس جلسہ میں شریک ہیں۔ میں آپ سب کو حکومتِ اُڑیسہ کی طرف سے سلام اور مبارکباد کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے موجودہ عالمی بدامنی اور ہندوستان میں فرقہ وارانہ منافرت کا ذکر کرتے ہوئے امنِ عالم کے لئے اور بھارت میں فرقہ وارانہ منافرت کو دُور کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کی مساعی کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس کے بعد موصوف کی خدمت میں قرآن کریم مترجم بزبان اُڑیہ اور دیگر لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔

کیرنگ میں جماعت کی طرف سے رفاہِ عامہ کے لئے ایک وسیع STATE HOSPITAL کا سنگِ بنیاد چھ ماہ قبل ڈالا جا چکا ہے اور زیرِ تعمیر ہے۔ صاحب موصوف نے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک خطیر رقم کا وعدہ فرمایا فجزاہُ اللّٰہ۔

اس اجلاس کی دُوسری تقریر مکرم مولانا بشیر احمد خادم صاحب، کی ہوئی۔ آپ نے اسلام پر آنے والے تنزل کا تفصیلی ذکر کیا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد اور پھر علماء سُوء کی مخالفتوں کا تفصیلی تجزیہ پیش فرماتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی جتنی زیادہ مخالفت ہوگی اتنا ہی زیادہ جماعتِ احمدیہ اپنے ارتقائی منازل طے کرتی چلی جائے گی۔

بعدہٗ خاکسار کی تقریر بعنوان "حضرت مسیحؑ کی موت میں اسلام کی زندگی"، ہوئی۔ جس میں خاکسار نے حضرت مسیح علیہ السلام کے آنے کا اصل مشن از روئے بائیبل و قرآن کریم حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بشارت دینا تھا جو تخلیقِ کائنات کے نقطۂ مرکزی تھے۔ (ملاحظہ ہو انجیل مکاشفہ باب ۲۲ آیت ۲۶- اور قرآن کریم سورۃ الصّف)

اس کے بعد خاکسار نے حیاتِ مسیح کے عقیدہ کا اختراع دوسری صدی کے ایک عیسائی فرقہ باسیلیدیہ کو بتاتے ہوئے جس کا مرکز اسکندریہ تھا، عقلی و نقلی دلائل سے یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ اپنے مشن کی تکمیل کے بعد وفات پا گئے اور اُن کا چرخِ چہارم پر بجسدِ عنصری الآن کما کان جوں کا توں زندہ رہنے کا عقیدہ دراصل فرقہ باسیلیدیہ کا اختراع تھا۔

چوتھی تقریر مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقفِ جدید بنگال کی بعنوان "موعود اقوامِ عالم" ہوئی۔ مقرر نے از روئے ہندو شاستر اور قرآن و حدیث ثابت کیا کہ ہر مذہب میں ایک موعود کی خبر دی گئی تھی اور سب کا ایک ہی زمانہ بنتا ہے جس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ آئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ موعود اقوامِ عالم آپ ہی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ۔

سابق وزیر لیبر اینڈ امپلائیز کی تقریر:

پانچویں تقریر مکرم بنودھر بلیار سنگھ سابق وزیر لیبر اینڈ امپلائیز کی ہوئی موصوف اس وقت صدر کانگریس آئی ضلع پوری ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمارے دیش بھارت میں انسانیت، اخوت و محبت اور خدمتِ خلق کا جذبہ مفقود ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہر انسان ایک دوسرے کے خون سے اپنی پیاس بجھانے کا خواہاں ہے۔ بھارت میں از سرِ نو اخوت و محبت کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار قابلِ تعریف ہے۔ جلسہ پیشوایانِ مذاہب، پریس کانفرنس اور سیاسی رہنماؤں سے ملاقات کے ذریعے یہ جماعت کوشش کر رہی ہے۔ اور یہی اس کا واحد حل ہے۔

چھٹی تقریر مکرم الحاج احمد توفیق چودھری صاحب آف بنگلہ دیش کی بزبان بنگلہ ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں دنیا کے موجودہ حالات کا مفصل ذکر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور پھر جماعتِ احمدیہ کی ایک سو سالہ تدریجاً ترقی کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اکنافِ عالم میں جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی تعداد **ایک کروڑ** تک پہنچ چکی ہے۔ اسی طرح آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اخوت۔ محبت اور مذہبی رواداری کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ جماعتِ احمدیہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے شری رام چندر اور شری کرشن علیہما السلام کو بھی شمار کرتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے "ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے۔" الہاماً فرمایا۔ گویا کہ آپؑ کرشن ثانی بھی ہیں۔

اِس اجلاس کی آخری تقریر صدرِ اجلاس مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ کی ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز سورۃ الزلزال سے فرمایا۔ اس سورۃ کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دَور میں رُونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب، تبدیلیوں اور تباہیوں کا پیشگوئی کے رنگ میں ذکر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد سے متواتر عذابِ الٰہی کا نزول ہو رہا ہے۔ مگر ابھی تک دنیا کی آنکھوں پر پردے پڑے ہیں۔ موجودہ خلیجی جنگ اور اس کے نتیجے میں ہونے والی تباہ کاریاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے لئے کافی ہیں۔ مگر پھر بھی عالم اسلام ہوش میں نہیں آرہا ہے۔ یاجوج ماجوج کا فتنہ ظاہر ہو چکا ہے جن کے متعلق حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور ساتھ ہی فرمایا تھا لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمَا اِلَّا الدُّعَاءَ یعنی ان دو طاقتوں کا مقابلہ کوئی بھی نہیں کر پائے گا مگر مسیح موعودؑ اور اُن کے ساتھیوں کی دُعاؤں کے ذریعے اُن کے فتنوں کا قلع قمع کیا جائے گا۔ عالمِ اسلام ہی کو نہیں بلکہ ساری دُنیا کو اُن کے فتنوں نے ہلاکت کے گڑھوں تک لا کھڑا کیا ہے۔ پس آج جماعتِ احمدیہ کی دُعائیں ہی عالمِ اسلام اور ساری مظلوم دُنیا کو ان کے فتنوں سے بچا سکتی ہیں۔

اِسی طرح صدرِ اجلاس نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

نہ صرف زمین کے کناروں تک بلکہ اللہ تعالیٰ نے زمین کی تہہ تک پہنچا دیا کیونکہ موسٰی بنی مائنز بہار میں ہزاروں فٹ نیچے کان کے اندر حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر اور لٹریچر بغرضِ تبلیغ رکھے ہوئے ہیں۔

اِسی طرح جماعتِ احمدیہ کی تعلیم رواداری اور حبُّ الوطنی کے متعلق پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم "جے ہند" ہی نہیں بلکہ "جے جگت" کا نعرہ لگانے والے ہیں۔

بعدہٗ اجلاس برخاست ہوا۔

(باقی آئندہ)

وِلادت

مکرم محمد رئیس صاحب صدیقی چمن گنج کانپور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ زچہ اور بچہ بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم محمد رئیس صاحب صدیقی مبلغ بیس روپے اعانتِ بدر میں اور مبلغ بیس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے نومولود کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر، نیک صالح خادمِ دین بننے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ دیکھتا ہے)

درخواست دُعا

مکرم محمد عظمت اللہ صاحب کرنول اپنے کاروبار میں برکت، و ترقی۔ تمام پریشانیوں کے ازالہ اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (فرید الدین احمد۔ قادیان)

خطبۃ جمعۃ المبارک

خدا تعالیٰ نے انعمت علیہم کی راہ بھی خوب کھول دی ہے اور مغضوب علیہم کی راہ بھی خوب کھول دی ہے

قرآن کریم میں اس کا وضاحت سے ذکر موجود ہے۔ خصوصیت کے ساتھ اپنے گھروں میں اس مضمون کو

جاری کرنا چاہیئے اور اس دلچسپ مضمون کے ذریعے اپنے بچوں کی علمی اور اخلاقی اور عملی تربیت کرنی چاہیئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹ امان (مارچ) ۱۳۷۰ ہش / ۱۹۹۱ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید بلغ سلسلہ دفتر P.S لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

مواصلات کا نظام چونکہ دن بدن بہتر ہو رہا ہے اور بین الاقوامی تعلقات مواصلاتی ذرائع سے مضبوط تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے جماعتوں میں بھی خطبہ براہ راست سننے کا رجحان بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ایسے مواقع جن میں جماعت کا خیال ہے کہ خاص مضامین پر مشتمل خطبے ہوں گے اُن میں جماعتیں یہ پسند کرتی ہیں کہ کیسٹ کا انتظار کئے بغیر براہ راست خطبے کو سنیں۔ آج کے خطبے میں بھی حسب سابق ماریشس جو اس رجحان میں اوّلیت رکھتا ہے شامل ہے۔ ناروے، سویڈن، ڈنمارک، جرمنی اور جاپان بھی شامل ہیں اور اسی طرح انگلستان میں برمنگھم، ہنسلو، ساؤتھ آل، مانچسٹر، ایسٹ لندن، گلاسگو اور جلنگھم کی جماعتیں شامل ہیں۔ ان سب کو میں

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کہتا ہوں اور یاد دلاتا ہوں کہ اس قسم کے رجحان نیکی کی باتوں تک جلد پہنچنے کی حد تک تو درست اور قابل تعریف ہیں لیکن اس قسم کے خطبوں کو جو مواصلاتی ذرائع سے سنے جاتے ہیں براہ راست خطبوں یا جمعوں کا قائم مقام نہیں بنایا جا سکتا۔ اس لئے اگر آپ کہیں جمعہ کے وقت میں شریک بھی ہیں تو

جمعہ کی کارروائی الگ ہونی چاہیئے۔

اس کارروائی کو جمعہ کا حصہ نہ بنایا جائے ورنہ اس سے اسلام میں بدعات پیدا ہوں گی اور بد رسوم داخل ہو جائیں گی۔ پس اس نصیحت کے ساتھ اب میں اپنے اس مضمون کی طرف واپس آتا ہوں جو کچھ عرصہ سے عبادات کے سلسلے میں شروع کر رکھا ہے۔

گزشتہ خطبے میں میں نے یہ متوجہ کیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی حمد کے وقت اپنی ذات سے حمد کی نفی ضروری ہے ورنہ حقیقت میں خدا کی حمد کا ثبات نہیں ہو سکتا۔ اس مضمون کا تعلق دراصل لا الٰہ الا اللہ سے ہے۔ لا الٰہ میں جس الٰہ کی نفی ہے ... الا اللہ میں جس وجود کا بطور معبود اثبات ہے اس کے دونوں تقاضے ہیں کہ ... اللہ سے ہر قسم کی تعریف اور ذاتی تعلق کی نفی ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ کا وجود اُبھرتا ہے اور اگر کسی کپڑے پر ذاتی محبتوں کے رنگ بھی چڑھے ہوں اور خدا کے مقابل پر وہ رنگ قائم رہیں تو پھر خدا کا رنگ اس کپڑے پر نہیں

چڑھتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان اپنی تعریف سے بالکل مستغنی ہو جائے کیونکہ اپنی تعریف چاہنا انسانی فطرت کا حصہ ہے بلکہ اسے شعلۂ حیات کہنا چاہیئے کیونکہ دنیا میں انسان جو بھی کام کرتا ہے اس میں بڑے محرکوں میں سے ایک اپنی تعریف چاہنا اور ایک اپنے متعلق بدگوئی سے بچنا ہے اور یہ زندگی کے بہت ہی بڑے محرکات ہیں جیسے موٹروں میں پٹرول چلتا ہے اسی طرح یہ دو طاقتیں ہیں جو انسانی زندگی کے عمل کو آگے بڑھاتی ہیں۔ اس لئے یہ خیال نہ کیا جائے کہ اپنی تعریف چاہنا یا کسی دوسرے دوست کی تعریف کرنا جو اپنے محدود دائرے میں تعریف کا مستحق ہو یہ شرک ہے۔ یہ ہرگز شرک نہیں لیکن شرک وہ بات ہے کہ انسان اپنی یا اپنے دوستوں یا عزیزوں کی تعریف پر جا کر ٹھہر جائے اور پردے پر راضی ہو جائے، نقاب پر راضی ہو جائے اور اس کی نگاہیں نقاب سے پار سرایت کر کے پیچھے اصل حسن کی تلاش نہ کریں۔ اگر یہ کیفیت ہو تو یہ بھی ابھی شرک نہیں بنے گی لیکن غفلت ہو گی اور دنیا میں اکثر لوگ غفلت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے عظیم کلام میں ایسے دنیاداروں کو غافل کے طور پر بیان فرمایا ہے اور بڑی باریکی سے اُن کی غفلتوں کا تجزیہ فرمایا ہے۔

پس غفلت یہ ہے کہ انسان اپنی تعریف کو اپنا کر اس پر اس طرح راضی ہو جائے گویا واقعی وہ اس کا مستحق تھا اور اس سے پرے کوئی اور قابل تعریف ذات نہیں رہی اور وہیں تعریف کا گویا رستہ بند کر کے اسے اپنے برتن میں ہی ہمیشہ رکھ جائے۔ یہ جو غفلت کی کیفیت ہے جو بالآخر شرک پر منتج ہو جاتی ہے اور کئی قسم کی اور بھی برائیاں پیدا کرتی ہے۔ پس جب خدا کی ذات کے تعلق میں اپنی ذات کا سوچا جائے اور اپنی تعریف ہوتے دیکھ کر خدا کی طرف دھیان نہ جائے تو یہ خطرناک بات ہے جس سے جماعت کو بچنا چاہیئے۔ خصوصاً عبادت کے وقت یہ ایک بہت اچھی ذہنی اور روحانی ورزش ہے کہ انسان جب الحمد للہ رب العالمین کا عاشقانہ نعرہ بلند کرتا ہے تو کوشش کر کے اپنی حمد سے اپنے وجود کو خالی کرے اور یہ کوئی مصنوعی کوشش نہیں ہے، یہ حقیقی کوشش ہے کیونکہ جب آپ زیادہ گہری نظر سے ہر تعریف کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس مضمون پر بھی جیسا کہ بڑی تفصیل سے اس بات پر روشنی ڈال چکا ہوں، انسان کو ہر تعریف خواہ وہ غیر کی کرتا ہو یا اپنی ہو سطحی دکھائی دینے لگتی ہے اور اس تعریف کے پیچھے عوامل کا بے انتہا لمبا دور ہے جو بالآخر اس تعریف پر منتج ہوئے جن کے نتیجے میں وہ تعریف

پیدا ہوئی جس پر انسان کا کوئی بھی بس نہیں۔ کوئی بھی اختیار نہیں اور وہ خالصتاً اللہ کے فضل سے تعلق رکھنے والی چیزیں ہیں۔

حسن خواہ جسمانی ہو یا روحانی یا اخلاقی ہو۔ بد صورتی خواہ ذاتی جسمانی ہو یا اخلاقی یا روحانی ہو۔ ہر چیز کے پیچھے عوامل کارفرما ہیں اور اُن عوامل میں جہاں تک تعریف کا تعلق ہے محض اللہ کا فضل ہے جس کے نتیجے میں دنیا میں ہم قابلِ تعریف بنتے ہیں یا ہمارا کوئی دوست یا کوئی منظر قابلِ تعریف دکھائی دیتا ہے۔ اس پہلو سے اس مضمون پر غور ہونا چاہیئے اور اسی ضمن میں ایک مزید بات جو قابلِ توجہ ہے وہ یہ ہے کہ اس حمد کا تعلق جب ہم خدا کے پیاروں سے جوڑتے ہیں اور اُنعمتَ علیہم کے مضمون سے باندھتے ہیں تو اُسی وقت ایک اور رستہ ہمارے سامنے کھلتا ہے اور ہم یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ اصل تعریف وہی ہے جو خدا کی طرف سے لوٹ کر آتی ہے۔ اس مضمون پر بھی میں نے کسی حد تک روشنی ڈالی تھی، لیکن اب

اُنعمتَ علیہم کے مضمون سے

اس تعلق کو جوڑ کر کچھ مزید روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

خدا تعالیٰ کی حمد کے بیان کے بعد باقی آیات سے گزرتے ہوئے جب ہم یہاں پہنچتے ہیں کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کہ اے خدا! ہمیں اُن لوگوں کا راستہ دکھا جن پر تو نے انعام فرمایا تو انعام جن لوگوں پر فرمایا گیا ہے اُن کے ذکر کی تفصیل کا ہمیں علم ہونا چاہیئے۔ وہ کیا کیا باتیں کیا کرتے تھے۔ کون کون سی نعمتیں اور کون کون سے فضل اللہ تعالیٰ نے اُن پر نازل فرمائے تھے جن کے نتیجے میں اُن میں ایک ایسا حسن پیدا ہوا کہ جو خدا کو پسند آنے لگا اور خدا کی آنکھ سے وہ لوگ محمود ہو گئے اور قابلِ تعریف کہلائے۔ اس پہلو سے آپ کو گہری نظر سے قرآن کریم کا مطالعہ کرنا ہوگا اور خدا کے پیاروں، انعام یافتہ لوگوں کا جہاں جہاں ذکر ملتا ہے خواہ وہ نبی ہوں یا اُس سے ادنیٰ درجے کے انعام یافتہ لوگ ہوں اُن کی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا ہوگا کہ کن کن آزمائشوں سے وہ گزرے اور کن کن ٹھوکروں سے بچے۔ کون سے ایسے دو راہوں پر وہ کھڑے ہوئے جہاں ایک طرف اُنعمتَ علیہم کا راستہ تھا اور دوسری طرف مغضوب علیہم کا راستہ تھا۔ ایک قدم کی لغزش اُن کو یا اُس راہ پہ چلا سکتی تھی جو خدا تعالیٰ کے فضلوں کی راہ ہے اور ایک ہی قدم کی لغزش اُن کو اُس راہ پر بھی ڈال سکتی تھی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے غضب کی راہ اور ناراضگی کی راہ ہے وہاں اُنہوں نے کچھ فیصلے کئے اور اُن فیصلوں کے نتیجے میں اُن پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوئیں بعض دفعہ بڑی تلخی کی زندگیاں اُنہوں نے گزاریں۔ پس اُن مواقع پر اُن راہوں پر جہاں خدا کی خاطر تلخی برداشت کرنی پڑی وہ تمام تلخیاں نعمتیں ہیں۔ اسی کو آزمائش کہا جاتا ہے اور اگر وہ نعوذ باللہ من ذالک غلط راہ پر قدم اُٹھاتے تو مغضوب علیہم میں داخل ہوتے لیکن بظاہر وہ راہ آسان دکھائی دیتی اور نعمتوں والی راہ دکھائی دیتی لیکن اس راہ کی سب نعمتیں قرآنی بیان کے مطابق خدا کے غضب کا مظہر ہیں اور اُن کی ضلالت اور گمراہی کا مظہر ہیں تو اس مضمون پر غور کرنے سے نعمتوں اور فضلوں کا نیا مفہوم ذہن میں اُبھرتا ہے اور انسان خدا کے اُن بندوں پر جو آزمائش کے دور سے گزارے جاتے ہیں، رحم نہیں کرتا بلکہ اُن پر رشک کرنے لگتا ہے۔ یہ عرفان کا وہ مقام ہے جس کے بغیر مومن صحیح معنوں میں ترقی نہیں کر سکتا۔

اب پاکستان میں ہمارے مظلوم احمدی ہیں جن پر کئی قسم کے مظالم توڑے جارہے ہیں اُن کے لئے ہمدردی پیدا ہونا غلط نہیں۔ یہ ایک طبعی اور فطری بات ہے لیکن اُن کو اپنے سے ادنیٰ سمجھنا اور یہ سمجھنا کہ وہ بیچارے تو مارے گئے یہ جہالت ہے اور یہ عرفان کی کمی ہے

ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ ہم سب خدا کے حضور پیش ہوں گے، اُس وقت آج جو نسبتاً آسانی میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور خدا کی راہ میں آزمائشوں میں نہیں ڈالے گئے وہ ایک اور زاویے سے اُن حالات کا جائزہ لیں گے اور وہ حسرت سے یہ کہیں گے کاش ہم اُن کی جگہ ہوتے کیونکہ وہ نہیں مارے گئے جو اُن مشکل کی راہوں پر خدا کے فضل نے اُنہیں ثباتِ قدم عطا فرمایا۔

پس یہ اُنعمتَ علیہم کی ایک سیر ہے جس کو حمد کے مضمون کے ساتھ جب آپ جوڑ کر اس دنیا کی سیر کرتے ہیں تو عجیب عجیب حسین نظارے دکھائی دیتے ہیں اور ایسے عجیب مناظر دکھائی دیتے ہیں کہ وہ ایک زاویے سے مکروہ دکھائی دیتے ہیں، دوسرے زاویے سے حسین دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اگر آپ کو وہ مکروہ دکھائی دیتے ہیں یعنی وہ واقعات جو اُنعمتَ علیہم کی راہ پر گزر رہے ہیں، وہ واردات جو وہاں ہو رہی ہے اگر وہ باتیں آپ کو مکروہ دکھائی دیتی ہیں تو پھر آپ اُنعمتَ علیہم کی راہ پر چلنے کے لائق نہیں۔

یہ سبق ہے جو آپ کو اس جائزے سے ملتا ہے

آپ کو لازماً اپنے زاویۂ نظر کی اصلاح کرنی پڑے گی۔ اُس حد تک اپنے نفس کی اصلاح کرنی پڑے گی کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے غلاموں پر جو مصیبتیں ٹوٹیں، اُن کے ذکر کے ساتھ آپ کا دل خون بھی ہو رہا ہو تو اُن پر رشک کر رہا ہو اور دل یقین کرتا ہو کہ یہ تکلیفیں تو خدا کے محبوب بندوں کی تکلیفیں ہیں اور یہ وہ ایسی تکلیفیں ہیں جو ہزار زندگیاں دیکر بھی میسر آجائیں تو غلط سودا نہ ہوگا۔ یہ بظاہر تضاد کی بات ہے لیکن حقیقت میں یہی عرفان ہے جو سچا عرفان ہے۔

پس جب آپ اس پہلو سے اُنعمتَ علیہم کا ایک نیا تصور دل میں باندھیں گے تو خدا کی راہ میں مشکل کی زندگی بسر کرنا مشکل دکھائی نہیں دے گا۔ مشکل ہوگا بھی تو اللہ کا فضل اُس کو آسان کرتا چلا جائیگا کیونکہ وہ چیز مکروہ دکھائی دیتے ہوئے بھی آپ کو اپنے پس منظر میں حسین دکھائی دے گی۔ آپ یہ سمجھیں گے کہ کراہت کا ایک ظاہری پردہ ہے جو سامنے ہے، یہ دھوکہ ہے۔ اس کے پیچھے جنت ہے اور اس جنت کی خاطر اس تکلیف کے پردے سے آپ اپنے لئے گزرنا گوارا کرلیں گے۔

پس حمد کا مضمون جب سورۂ فاتحہ کے باقی مضامین سے باندھ کر مطالعہ کیا جاتا ہے تو نئے نئے مطالب انسان کے سامنے اُبھرتے رہتے ہیں اور کھلتے رہتے ہیں اور نئی نئی راہیں عرفان کے سفر کی انسان کے سامنے دراز ہوتی رہتی ہیں جن پر قدم مارنے کی توفیق محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے عطا ہوتی ہے۔

اس ضمن میں میں جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ رمضان مبارک ہے اور خاص طور پر دُعاؤں کے دن اور دعاؤں کی راتیں ہیں اس لئے جن لوگوں پر خدا نے انعام فرمائے اُن کی زبان میں دُعائیں یاد کریں اور قرآن کریم نے وہ دُعائیں سب تو نہیں مگر اُن میں سے اہم ترین دُعائیں ہمارے لئے محفوظ فرما دی ہیں۔ پس مختلف انبیاء کی جو دُعائیں آپ کو قرآن کریم میں ملتی ہیں جو قرآن میں گزشتہ انبیاء سے تعلق میں نظر نہیں آتیں مگر حضرت محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے گزشتہ انبیاء کی دُعاؤں کی فہرست میں عظیم الشان اضافے فرمائے ہیں۔ بعض دفعہ دوسروں کو نصیحت کی شکل میں اور بعض دفعہ خود دُعائیں کرتے ہوئے ایسی دُعائیں کیں جو قرآن کریم میں موجود نہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خود کیں اور آپ کے صحابہ نے اُنہیں ہمارے لئے محفوظ کر لیا اور اس طرح

ہمارے لئے ایک عظیم خزانہ

پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُردو زبان میں ایسی دُعائیں کیں جو مختلف مشکلوں اور مصیبتوں کے وقت دُعا کرنے والے دل کو اتنا گداز کر دیتی ہیں کہ اُس گداز دل کی کیفیت کے ساتھ انسان یہ یقین ہی نہیں کر سکتا کہ یہ دُعا مقبول نہیں ہوگی۔ دُعا کی قبولیت کے لئے دل کی زمین کا نرم ہونا ضروری ہے اور

اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے زمیندار بونے سے پہلے زمین کو ہل چلاتا، اور اس پر گوڈی کرتا اور اس پہ گوڈی کرتا اور اس پہ اور عقبیں کرتا، کبھی سہاگہ پھیرتا اور پھر ہل چلاتا، یہاں تک کہ اسے کو ایسا نرم اور بھربھرا بنا دیتا ہے کہ جانوروں کا دل چاہتا ہے کہ وہ زمین پہ لیٹیں اور لوٹیں اور بچوں کا بھی دل چاہتا ہے کہ اس پہ خوب دوڑیں اور کھیلیں خواہ اُن کے جسم مٹی سے بھر جائیں مگر اس زمین پہ دوڑنے کا ایک عجیب اور الگ لطف ہوتا ہے۔ وہ زمین ہے جو بتا رہی ہوتی ہے کہ یہاں بیج ڈالو تو بیج اُگے گا۔ میری چھاتی تمہارے بیجوں کے لئے نرم ہو چکی ہے اور وہاں وہ بیج ضرور اُگتا ہے۔

پس دعا کا بیج بھی اپنے اُگنے کے لئے دل کی ایسی ہی زمین چاہتا ہے جسے نرم اور گداز کر دیا گیا ہو جو ایسی کیفیت میں ہو کہ اگر کوئی دوسرا اُس دل کو دیکھے تو اسے پیار آئے اور اس دل پر لوٹنے کو دل چاہے۔ ایسی کیفیت میں جو دعائیں دل سے اُٹھتی ہیں وہ ضرور مقبول ہوتی ہیں اور ایسا ہوتا ہے۔ ایسے دل سے اُٹھنے والی دعا اُٹھتے وقت انسان کو یہ خبر دے جاتی ہے کہ میں عرش الٰہی پر پہنچنے سے پہلے نہیں رکوں گی اور لازماً بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوں گی۔ وہ ایک عجیب کیفیت ہے جو صاحب تجربہ کو معلوم ہوتی ہے جس کی کیفیت کو دوسرے تک جیسے تجربہ ہو بیان کے ذریعہ پہنچایا نہیں جا سکتا لیکن میں جانتا ہوں کہ اکثر احمدی کسی نہ کسی وقت ضرور ان تجارب سے گزرتے ہیں۔ پس انبیاء کے الفاظ میں دعا کرنا دل کے اندر وہ نرمی اور گداز کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے کہ جس میں پھر دعا کا بیج بو دیا جاتا ہے اور ایک شجرۂ طیبہ بن کر اُگتا ہے، جس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہیں اور اُن شاخوں کو قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ ضرور پھل لگتا ہے اور ہر موسم میں پھل لگتا ہے۔ یہ دعا کا شجر ایسا ہے جو کلمہ طیبہ کی صورت میں دل میں پیوستہ ہو اور پھر آسمان تک اس کی شاخیں بلند ہوں تو اسے کسی بہار کی انتظار نہیں ہوتی وہ خود اپنی ذات میں بہار کا منظر پیش کرنے والا ایک دائمی، ایک سدا بہار ایسا درخت بن جاتا ہے جسے پھل لگتے ہی رہتے ہیں۔ پس قرآن کریم نے ایسے درخت کا نقشہ کھینچتے ہوئے یہی فرمایا کہ

"کُلَّ حِیۡنٍ"

ہر حالت، ہر موقعہ پر، ہر کیفیت میں اس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے پھل عطا ہوتے رہتے ہیں اور وہ کبھی بھی پھلوں سے محروم نہیں رہتا۔

پس یہ انبیاء کی وہ دعائیں ہیں جو ایسے دلوں سے نکلی تھیں جو دل دعاؤں کو قبول کرنے کے لئے انتہائی درجے پر تیار ہو چکے تھے اور جس کیفیت میں دعائیں دل سے اُٹھی تھیں اُن کیفیتوں کا ایک اثر پیچھے چھوڑ گئی ہیں اور وہ الفاظ ایسے ہیں جو زمانے کے ساتھ کبھی مٹ نہیں سکتے۔ وہ کیفیتیں ایسی ہیں جو اُن الفاظ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو چکی ہیں۔ پس اگر آپ غور کر کے انبیاء کے الفاظ میں دعائیں کریں تو آپ کی دعاؤں کو بہت بڑی عظمت ملے گی اور پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کون لوگ ہیں؟ کیوں ان لوگوں پر انعام کیا گیا؟ اور یہ جو تعریف کا کلمہ ہے ان کے حق میں خدا نے کیوں فرمایا؟ کیسے کیسے یہ لوگ تھے؟ تو اگرچہ آپ خدا کے حضور اپنے وجود کو کلیۃً خالی کر چکے ہوں گے لیکن ایک اور وجود آپ کو عطا ہو گا جو آسمان سے عطا ہو گا اور ان آسمانی وجودوں کی معرفت آپ کو عطا ہو گی۔

اس ضمن میں ایک اور غلط فہمی بھی دور ہونی چاہئے۔ میں نے گزشتہ خطبے میں یہ کہا تھا کہ دعا کرتے وقت اپنی کسی تعریف کے حوالے سے دعا نہیں کرنی چاہئے بلکہ اپنے آپ کو خالی کر کے ایسا فقیر بنا کر جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو، جس کو دیکھ کر سخت دل کو بھی رحم آجائے، ایسی کیفیت کے ساتھ دعا کرنی چاہئے۔ بعد میں مجھے خیال آیا کہ بعض لوگوں کو ایک حدیث کے نتیجے میں غلط فہمی نہ پیدا ہو کہ گویا یہ مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ارشاد کے نعوذ باللہ من ذالک مخالف ہے۔ وہ حدیث ہمیں تین ایسے آدمیوں کا پتہ بتاتی ہے جو ایک غار میں کسی کام کی غرض سے گئے۔ پیچھے زلزلے کے نتیجے میں ایک بہت بھاری چٹان لڑھک کر اس غار کے منہ پہ آپڑی اور غار کا منہ بند ہو گیا اور اُن کے لئے اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں تھی اور بالکل بے طاقت تھے کہ وہ اس پتھر کو سرکا سکیں۔ تب ان میں سے ایک نے یہ سوچا کہ میں نے اپنی زندگی میں وہ کونسا ایسا کام نیکی کا کیا ہے کہ جس کے حوالے سے میں دعا مانگوں تو اللہ تعالیٰ کو رحم آجائے گا اور اس نے بہت سوچ بچار کے بعد اپنی ایک ایسی نیکی ڈھونڈی اور پھر اس نیکی کے حوالے سے دعا کی تو وہ پتھر کچھ سرک گیا۔ پھر دوسرے شخص نے بھی اسی کی مثال پکڑی اور اپنی نیکیوں پر نظر ڈال کر، اپنی زندگی پر نظر ڈال کر ایک ایسی نیکی تلاش کی جس کے متعلق وہ سمجھتا تھا کہ خاص مقام رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو پسند آئے گی۔ چنانچہ اس نے اپنی یہ عرضداشت پیش کی اور وہ مقبول ہوئی اور وہ پتھر کچھ اور سرک گیا لیکن ابھی اُن کے نکلنے کی راہ کافی نہیں تھی۔ پھر تیسرے کو بھی یہی خیال آیا اور اس نے بھی اپنی ایک نیکی تلاش کی اور بالآخر وہ پتھر مزید ہٹ گیا اور

اِن تینوں کی نجات کی راہ نکل آئی۔

یہ مضمون تو یہ بتاتا ہے کہ اپنی نیکیوں کے حوالے سے تعریف کرنا نہ صرف جائز بلکہ ایک اعلیٰ درجے کی گویا خوبی ہے لیکن جو لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں وہ اس حدیث کے مفہوم کو نہیں سمجھتے کیونکہ اگر اس حدیث کا یہ مفہوم ہوتا تو انبیاء کی دعاؤں میں ہمیں کہیں تو ایک جگہ ایسی دعا ملتی جس میں خدا کے کسی نبی نے اپنی نیکی کے حوالے سے دعا کی ہو۔ میں نے تو گہری نظر سے قرآن کریم کی دعاؤں کا مطالعہ کیا ہے، احادیث کی دعاؤں کا مطالعہ کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے کہیں اشارۃً بھی کوئی ایسی دعا دکھائی نہیں دی جس میں کسی نبی نے کبھی یہ عرض کیا ہو کہ اے خدا! میں یہ ہوں اور میری اس نیکی پہ نگاہ ڈال۔ اور میری خاطر یہ کام کر دے۔ کہیں کوئی ذکر نہیں۔ اپنے آپ کو بالکل تہی دامن کر دیا ہے۔ خالی ہاتھ دکھایا ہے ایسا کشکول ہے جس میں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ روحانی لباس میں وہ لوگ اس طرح خدا کے حضور ظاہر ہوئے ہیں کہ تقویٰ کے لباس سے مزین ہونے کے باوجود وہ اپنے آپ کو اس طرح پیش کر رہے تھے جیسے پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس کوئی فقیر ہو اور فقیر بن کر اس کی راہ میں بیٹھے تھے اور فقیر بن کر دعائیں کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ دعا دیکھیں

رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ۝

اے میرے رب! اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ، جو بھی خیرات تو میری جھولی میں ڈال دے میں اس کا فقیر بنا بیٹھا ہوں۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ پس انبیاء کی دعاؤں پہ غور کرنے سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کبھی دعا کی مقبولیت کی خاطر اپنی خوبی یا نیکی کا حوالہ نہیں دیا۔ پھر یہ حدیث اگر ان معنوں میں لی جائے جو میں نے بیان کئے ہیں تو اس تمام تاریخ انبیاء سے ٹکرا جائے گی۔ جو درست نہیں ہے۔ اس حدیث کا اور معنی ہے۔

اس حدیث کو میں اس نظر سے دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اُن بندوں کی خوبی یا اُن کی چالاکی نہیں بتا رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عظمت کا بیان فرما رہے ہیں۔ یہ بتا رہے ہیں کہ ایسے تہی دامن لوگ جن کو ساری زندگی پر نظر ڈالنے کے بعد وہ نیکی دکھائی دی جو عام معیار سے کوئی خاص نیکی بھی نہیں۔

کسی معصوم عورت کی عزت نہ لوٹنا بھلا کونسی نیکی ہے اور فاقہ کشی کے وقت میں، ایسے وقت میں جبکہ انسان کا دل نرم ہو چکا ہوتا ہے اور نرم ہونے کے بعد بجائے کسی اُجرت کی طلب کے ویسے ہی انسان جو کچھ گھر میں ہے وہ غریبوں کے لئے خرچ کرنا چاہتا ہے۔ ایسے سخت تکلیف کے دَور میں کسی کی عزت کا سودا نہ کرنا یہ کون سی نیکی ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے تہی دامن اور گنہگار لوگ جن کی ساری زندگی میں کوئی نیکی نہیں تھی اور ایک بدی سے بچنا ہی گویا اُن کی نیکی تھی۔ جب اس کا حوالہ دیا گیا تو اللہ اتنا رحمان ہے اور اتنا رحیم اور اتنا بخشش کرنے والا ہے کہ اُس نے کہا۔ ہاں میرے بندے! اگر یہ نیکی ہے تو یہ بھی مقبول ہے، اگر یہ ہے تو یہ بھی مقبول ہے گویا وہ مضمون یہ ہے کہ خدا تو کھوٹے پیسوں سے بھی بعض دفعہ آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اتنا بخشش کرنے والا، اتنا التجاؤں کو قبول کرنے والا ہے کہ اُس سے اگر تم ہمیشہ دُعا کے تعلق سے اپنے محبت کے رشتے مضبوط نہ کرتے رہو تو تمہاری محرومی ہے۔ وہ تو ہر وقت قریب ہے۔ ہر وقت سننے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ پس یہ وہ مضمون ہے جس کو بعض لوگ غلط سمجھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں بھی اپنی نیکیوں کے حوالے سے خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرنی چاہئیں۔ وہ پتھر تو ان کی زندگی میں ایک دفعہ گرا لیکن میں جانتا ہوں کہ ہماری زندگی میں مصیبتوں کے پتھر روز گرتے رہتے ہیں۔ کون انسان ہے جو اس تجربے سے نہیں گزرتا۔ کوئی دن ایسا نہیں آتا جو کسی نہ کسی پہلو سے تلخیاں لے کر نہیں آتا۔ کبھی اپنا غم، کبھی کسی دوست کا غم، کبھی رشتے دار کی تکلیف، کبھی دُشمن کی طرف سے ڈراوے اور کئی قسم کے خوف، کبھی عالمی خوف، کبھی علاقائی خوف، انسان کی ساری زندگی تو مصیبت کے پتھروں میں گری پڑی ہے اپنی کتنی نیکیاں آپ ڈھونڈ نکالیں گے کہ وہ پتھر سِرکنے شروع کریں۔ ایک ہی علاج ہے اور وہ علاج وہ ہے جو انبیاء نے ہمیں سکھایا ہے کہ خدا کے حضور کامل عجز اور انکسار کے ساتھ حاضر ہوں۔ اپنی نیکیوں پر انحصار کر کے دُعائیں نہ مانگو۔

خدا کے فضلوں پر انحصار کر کے دُعائیں مانگو

اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ ہم تہی دامن ہیں۔ سب تعریف تیرے لئے ہے جو کچھ ہمیں اچھا دکھائی دیتا ہے وہ بھی تیری وجہ سے ہے اور تُو نے بنایا ہے تو اچھا ہے۔ جو کچھ ہم نے کمایا اُس کمانے کی توفیق بھی تُو نے ہی دی اور اس پہلو سے انسان جب اپنی ساری زندگی پر نظر ڈالتا ہے تو اُس کو اتنے مواقع دکھائی دیں گے کہ جب وہ ہلاک ہو سکتا تھا اور اپنی کمزوریوں اور بدیوں کی وجہ سے ہلاک ہو سکتا تھا۔ اگر خدا اُس کی پردہ پوشی نہ کرتا تو ایسے مواقع بھی ہر انسان کی زندگی میں آتے ہیں کہ ایک دفعہ پردے کا چاک ہونا اُس کی ہلاکت کا سامان پیدا کر سکتا تھا، کچھ بھی اُس کا باقی نہ رہتا۔

پس جہاں یہ کیفیت ہو وہاں کوئی فرعونی فرعونی بے وقوف ہی ہوگا جو اپنی نیکی کے حوالے دے دے کر خدا سے مانگنے کا عادی بنے۔ کہاں سے اتنی نیکیاں لائے گا جبکہ بدیوں کا پلہ اتنا بھاری ہے اور کہاں سے ایسی نیکیاں لائے گا جس کی جزاء خدا نے نہیں دی۔ کیونکہ خدا کا تو سارا زندگی کا تعلق ہی اُن باتوں کی جزاء دکھائی دیتا ہے جو ہم نے کبھی کی نہیں۔ یکطرفہ رحم کا سلوک ہے۔ یکطرفہ احسان کا سلوک ہے اور لامتناہی ہے۔ ہر سانس خدا کے احسان کا ممنون ہے تو ایسی کیفیت میں حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ آدمی کلیۃً ہتھیار ڈال دے۔ خالی ہاتھ اور نہتہ ہو جائے اور خدا کے حضور عجز اور انکسار سے دُعائیں مانگے۔ پس یہ وہ مفہوم تھا جو میں کھولنا چاہتا تھا یہ مراد نہیں نعوذ باللہ من ذالک کہ حدیث نبوی کے کسی مضمون کے کوئی مخالف بات سمجھا رہا تھا بلکہ حدیث نبوی کے مضمون کے عین مطابق بات سمجھا رہا تھا اور یہی میں اب بھی سمجھتا ہوں کہ جب دُعائیں کریں تو اُس کا آغاز حمد سے ہونا چاہئے اور حمد وہ جو آپ کے دامن کو بالکل خالی کر دے۔ جو کچھ ہے وہ خدا کے حضور پیش کر دیں۔ لیکن دنیا کے کاروبار میں ہمیں بالعموم اس کے برعکس دکھائی دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض انسان غفلت میں، بلکہ میں سمجھتا ہوں بہت بڑی تعداد ہے جو خدا کی تعریف بھی کر رہے ہوتے ہیں تو اپنے برتن میں ڈال لیتے ہیں گویا چھلنی ہے۔ نیچے اُن کا اپنا برتن ہوتا ہے۔ خدا کی تعریف چھلنی میں سے نکل نکل کر اُن کے برتن کو بھرتی رہتی ہے اور خدا کی جو چھلنی ہے وہ خالی رہتی ہے۔ اس کے برعکس خدا کے بعض ایسے مومن بندے ایسے ہیں جن کی تعریف کی جائے تو یوں لگتا ہے کہ وہ تعریف چھلنی پر گری ہے اور اس کے نیچے خدا کی حمد کا برتن پڑا ہے جو تعریف اُن کی ہو خواہ اُن کا اپنا نفس کسی وقت کرے یا غیر اُس کی تعریف کرے وہ ان کے دل کی چھلنی سے نکل کر خدا کے دائمی برتن کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہے۔ یہ تعریف کا وہ تعلق ہے جسے سمجھنا چاہئے۔ اگر ایک انسان صحیح معنوں میں خدا تعالیٰ کا عرفان حاصل کر چکا ہو۔ (عرفان تو کوئی انسان صحیح معنوں میں مکمل طور پر کر ہی نہیں سکتا۔) میرا مراد یہ ہے کہ عرفان کے حصول کا نکتہ سمجھ جائے تو وہ ہمیشہ محسوس کرے گا کہ جب وہ کسی کی تعریف کرے یا جب کوئی اس کی تعریف کرے تو وہ آخری مقام نہیں ہے بلکہ اس سے پرے ایک مقام ہے اور جو بھی تعریف کا مستحق نظر آتا ہے اُس کے پیچھے ایک سمندر ہے جس کا وہ ایک معمولی حصّہ ہے۔ ویسا ہی ہے جیسا کہ غالب نے اپنے ایک شعر میں کہا کہ ؎

قطرہ میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کُل\
کھیل بچوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا

کہ اگر تمہیں قطرے میں سمندر دکھائی نہیں دیتا یعنی کسی قابلِ تعریف بات میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قابلِ حمد ذات دکھائی نہیں دے رہی اور یہ پتہ نہیں لگتا کہ یہ قطرہ خدا کے سمندر کا ایک حصّہ ہے تو یہ پھر دیدۂ بینا نہیں ہے۔ یہ تو بچوں کا ایک کھیل ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ غالب نے انہی معنوں میں یہ شعر کہا ہوگا لیکن مجھے تو صرف انہی معنوں میں یہ شعر اچھا لگتا ہے اور انہی معنوں میں تعریف کے لائق بھی ہے۔ کیونکہ یہ شعر خدا کی تعریف سے منسلک ہو جاتا ہے۔

پس یہ وہ معنی ہیں جس کو ملحوظ رکھتے ہوئے حمد کرنی چاہئے اور خوبصورت چیزوں پر نگاہ کرنی چاہئے اور خوبصورت چیزوں سے محبت کرنی چاہئے یعنی وہ محبت اُن تک ٹھہر نہ جائے بلکہ اُن کے وجود سے پار نکل جائے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ہے ؎

کس قدر ظاہر ہے نُور اُس مبدأ الانوار کا\
بن رہا ہے سارا عالَم آئینہ ابصار کا

کہ دیکھو عالَم میں کیسا خوبصورت نُور پھیلا پڑا ہے۔ جیسے چاندنی راتوں میں ہمیں مشرق میں تجربہ ہے، ویسی چاندنی راتیں مغرب میں نہیں دیکھی جاتیں۔ وہ منظر ہی اور ہوتا ہے جو مشرق میں چاند اُبھرتا ہے یا کسی ٹھنڈے دن خوبصورت دھوپ مغرب میں نکلتی ہے تو اُس وقت دن کی روشنی کا جو لطف آتا ہے وہ مشرق میں کم دکھائی دیتا ہے۔ کسی کو خدا نے راتیں خوبصورت دی ہیں، کسی کو دن خوبصورت دے دیئے ہیں۔ اگر نظر وہیں ٹھہر جائے اور ایک روز مرّہ کے انگریز کی طرح آپ یہ کہیں What a beautiful ... morning اور وہیں بات ختم ہو جائے تو یہ غفلت ہے لیکن اگر آپ اُس دل سے پیچھے چلے جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھ سے اُس نُور کا لُطف اُٹھا رہے ہوں تو بے اختیار دل سے یہی کلام جاری ہوگا کہ

کس قدر ظاہر ہے نُور اُس مبدأ الانوار کا

تمام نوروں کا جو سرچشمہ ہے اُس کے نور کا ایک معمولی سا حصہ اس خوبصورت دن یا اس حسین رات کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔

بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

تمام جہان، ساری کائنات یوں لگتا ہے ایک شیشہ بن گئی ہے جس میں ہمیں خدا کا حسن دکھائی دینے لگا ہے۔ پس حمد کی نفی اور حمد کا اثبات یہ دونوں چیزیں بیک وقت موجود رہتی ہیں۔ غیر اللہ میں حمد ہوتی ہے کیونکہ اسی نے پیدا کی ہے لیکن اگر اُس کی پیدا کردہ چیزوں تک حمد ٹھہر جائے تو وہ غفلت کی زندگی ہے جو بعض دفعہ شرک میں تبدیل ہو جاتی ہے ایسی غفلت کی زندگی ہے جو بعض دفعہ بسا اوقات شرک میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اگر خالق کے حسن کی طرف نگاہ آگے چل پڑے اور انسانی محبتوں کا جلوس آگے قدم بڑھائے اور خدا کی طرف حرکت کرنے لگے تو پھر یہ ایک عارفانہ زندگی ہے۔

پس سورۂ فاتحہ پڑھتے وقت جب آپ ان راہوں پر چلیں تو میں جیسا کہ بیان کر چکا ہوں انبیاء کی راہوں کی تلاش کریں اور انبیاء کی دعائیں خود بھی سیکھیں اور اُن پر غور کریں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں۔ پھر اسی طرح غیر المغضوب علیہم کی آیت ہے۔ جن لوگوں کی راہ آپ نہیں دیکھنا چاہتے اُن کی تاریخ قرآن کریم میں لکھی ہوئی ہے۔ کن کن راہوں سے وہ گذرے تھے۔ بظاہر کتنے عظیم الشان فتحیاب دکھائی دیتے تھے۔ جن کے بڑے بڑے قلعے تھے اور بڑی بڑی حکومتیں اور ان کے بڑے بڑے دبدبے تھے جن سے انسان دور دور تک لرزے کھاتا تھا اور انہوں نے بڑی جنتیں بنا رکھی تھیں لیکن وہ ساری رفتہ رفتہ مٹ گئیں۔ تہہ خاک ہو گئیں اور سوائے تاریخ کے اُن کا کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اُن کی قبروں سے پھر کچھ اور زوال قومیں اسی طرح اٹھیں اور پھر انہوں نے دنیا کی بڑی بڑی عظمتیں حاصل کیں مگر خدا سے تعلق نہیں جوڑا پھر وہ بھی صفحۂ ہستی سے غائب ہوئے لیکن تاریخ میں نیکوں کا ذکر پیار اور محبت اور دعاؤں کے ساتھ جاری رہا اور آخر تک اُن پر سلام بھیجے گئے لیکن یہ جو پہلی قسم کی قومیں تھیں جن کی بڑائی اور عظمت وقتی طور پر تھی اور خدا سے تعلق کے نتیجے میں نہیں بلکہ دنیا سے محبت کے نتیجے میں تھی اُن کے مٹنے کے ساتھ اُن کی حمد بھی مٹ گئی اور ان کی برائیاں باقی رہ گئیں اور مؤرخین نے پھر اُن پر لعنتیں ڈالنی شروع کیں کہ وہ ایسے ظالم، ایسے سفّاک تھے۔ ان کی عظمتوں میں ہمیشہ کوئی بدی دکھائی دے گی

پس خدا تعالیٰ نے اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی راہ بھی خوب کھول دی ہے اور مغضوب علیہم کی راہ بھی خوب کھول دی ہے اور قرآن کریم میں اس کا وضاحت سے ذکر موجود ہے۔ پس آج کل رمضان میں خصوصیت کے ساتھ اپنے گھروں میں اس مضمون کو جاری کرنا چاہیئے اور اس دلچسپ مضمون کے ذریعہ اپنے بچوں کی علمی اور اخلاقی اور عملی تربیت کرنی چاہیئے۔ قرآن کریم ایک موقعہ پر فرماتا ہے۔

وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ○ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ○ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا ○

(سورۃ الفرقان: آیات ۲۸ تا ۳۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایسا دن آئے گا جب ظالم اپنے انگلیوں کے پورے تکلیف اور بے چینی اور بے قراری اور حسرت کے ساتھ چبائے گا۔ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ○ کہ اے کاش میں اپنے رسول کے ساتھ راہ اختیار کرتا۔ اُس راہ پر پڑتا جس راہ پر رسول چلا تھا اس لئے یہ جو ذکر میں کر رہا ہوں یہ صرف تاریخی ذکر نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جس راہ پر چلے ہیں وہ راہ آج ہمارے لئے کھول دی گئی ہے۔ اور اسی کو ہم صراط مستقیم کہتے ہیں

پس صرف دعاؤں کی حد تک نہیں بلکہ روزمرہ کی عملی زندگی میں آج بھی ہمیں اس رسول کے ساتھ سفر اختیار کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو قرآن کریم فرماتا ہے یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کاٹے گا اور کہے گا کاش مجھے رسول کی معیت نصیب ہوتی اور میں اس راہ پر چلتا جس راہ پر رسول نے مجھے ڈال دیا تھا۔ پھر فرمایا وہ کہے گا۔ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ○

صرف اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کا مضمون نہیں ہے بلکہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ کا مضمون بھی بیان ہوا ہے۔ وہ کہے گا وائے حسرت، اے کاش! میں فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بناتا اور اس کے طریق اختیار نہ کرتا۔ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ۔ اُس نے مجھے ذکر ملنے کے بعد پھر اُس ذکر سے گمراہ کر دیا۔ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا۔ اور شیطان کی تو یہ فطرت ہے کہ وہ موقعہ پر ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور گمراہ کرنے کے بعد پھر آپ غائب ہو جاتا ہے اور انسان کو مصیبتوں میں مبتلا چھوڑ کر اُس سے دغابازی کر جاتا ہے۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا اور رسول خدا کے حضور یہ شکایت عرض کرے گا کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ دیا۔

پس ذکر سے مراد قرآن کریم ہے گویا یہ مضمون ہمیں صرف ماضی میں نہیں بلکہ حال کی دنیا اور ہمیشہ مستقبل کی دنیا میں لے جاتا ہے۔ آنے والی نسلوں کو مستقبل کی دنیا میں لے جاتا ہے اور موجودہ نسلوں کو حال کی دنیا میں اور یہ بتاتا ہے کہ وہ راہیں ماضی سے تعلق نہیں رکھتیں جن کو تم اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی راہ کہتے ہو اور وہ راہیں بھی صرف ماضی سے تعلق نہیں رکھتیں جن کو تم مغضوب علیہم کی راہیں کہتے ہو۔ بلکہ قرآن کریم اور سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شکل میں آج تمہارے سامنے پڑی ہیں۔ پس تم کیسی دعائیں مانگتے ہو کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اے خدا! ہمیں صراط مستقیم دکھا اور اُن راہوں پر چلا جو اُن لوگوں کی راہیں تھیں، جن پر تو نے انعام فرمایا اور وہ راہیں تمہارے سامنے کشادہ اور کھلی پڑی ہیں اور تم ایک قدم آگے نہیں بڑھاتے اور پھر یہ دعا مانگتے ہو کہ مغضوب علیہم جو لوگ ہیں ان کی اور ضالین کے گمراہی کی راہوں سے ہمیں بچا۔ اُن راہوں پر ہم قدم نہ ماریں جن پر مغضوب چلتے رہے اور جن پر گمراہ لوگ چلتے رہے اور جب اُن دو راہوں میں سے ایک اختیار کرنے کا وقت آتا ہے تو روزمرہ کی زندگی میں تم مغضوب اور ضالین کی راہ پر چل پڑتے ہو لیکن قیامت کے دن تم حسرت سے یاد کرو گے اور کہو گے، اے کاش! ایسا نہ ہوتا۔ کاش!! ہم اس سے پہلے مر چکے ہوتے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی راہ کو چھوڑ کر ایک ایسے بدبخت کی راہ اختیار کر لیتے جس نے ہمیں ذکر سے یعنی قرآن کریم سے پرے ہٹا دیا۔ پس ہر ایسا دوست جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قدم بڑھانے سے مانع ہو۔ ہر ایسا تعلق جس کے نتیجے میں انسان رفتہ رفتہ نیکیوں سے محروم ہوتا چلا جائے اور پیچھے ہٹتا چلا جائے اور بدیوں کی طرف بڑھنا شروع کر دے تو وہی وہ خلیل ہے، وہی مغضوب علیہم کی راہ دکھانے والا ہے، وہی ضالین کی راہ دکھانے والا ہے

پس ایسے تعلقات سے پرہیز کریں اور

صحبت صالحین اختیار کریں

یعنی ایسے لوگوں سے تعلق بڑھائیں جن کے نتیجے میں آپ کو قرآن کے ساتھ محبت بڑھتی ہو اور رسول کے ساتھ محبت بڑھتی ہو۔ اس ذکر کو اپنے گھروں میں عام کریں۔ آج کل بہت ہی اچھا موقعہ ہے۔ نمازوں کی طرف توجہ ہے۔ بچے بھی اٹھتے ہیں۔ اگر وہ روزے نہیں رکھ سکتے تو سحری کھانے کے لئے اُٹھ جاتے ہیں اگر ایک روزہ نہیں رکھ سکتے تو

بعض بچے ایک دن میں دو دو تین تین روزے رکھتے ہیں۔ ایک بچے سے میں نے ایک دفعہ پوچھا تھا کہ کتنے روزے رکھے تو اس نے کہا: آج میں نے پانچ روزے رکھے تو بڑوں سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں لیکن روزے کا احترام ہے۔ مجھے یہ جواب سن کر بڑی خوشی ہوئی اُس کے دل میں روزے کا پیار ہے۔ وہ اسے قابل فخر سمجھتا ہے اس لئے اُس نے دن میں پانچ روزے رکھنے والوں کو پانچ نمازوں کی بھی عادت ڈالیں۔ ان کو بتائیں کہ یہ نمازیں تو تم پڑھ سکتے ہو اور نماز کے طریق سمجھائیں حمد کی جو باتیں آپ سنتے ہیں وہ آگے اُن کو ذہن نشین کروائیں اور گھر میں پیار کی مجلسیں لگائیں عورتوں بچوں کی مجالس اور اُن کو سمجھائیں کہ اس طرح عبادت کی جاتی ہے۔ یہ یہ مقاصد ہیں۔ پھر جن بچوں کو یہ توفیق ملتی ہے کہ وہ روزہ رکھ سکیں اُن کو ساتھ ساتھ یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ روزہ محض صبح کچھ کھا کے نہیں رکھا جاتا کیونکہ محض کھانے سے تو جسم کو غذا ملتی ہے اور یہ مہینہ روح کی غذا کا ہے۔ اس لئے تم صبح نفلی عبادت بھی کیا کرو۔ پس یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ جسم کی غذا کو خدا نے کم کیا ہے اور روح کی غذا کو بڑھایا ہے۔ اس لئے روزے کا ایک تعلق جسم سے ہے جس میں اُس کی غذا کو کم کیا گیا ہے۔ ایک تعلق روح سے ہے جس میں اس کی غذا کو بڑھایا گیا ہے۔ پس اگر تم روح کی غذا بڑھاؤ گے نہیں اور محض جسم کی غذا گھٹاتے چلے جاؤ گے تو یہ فاقہ کشی ہے، روزہ نہیں۔

اس مضمون کو آرام سے نرم لفظوں میں بچوں کی زبان میں ان کو سمجھائیں اور ان کو نوافل پڑھوانا شروع کریں۔ اس چھوٹی عمر میں اگر نفلوں کی عبادت پڑ جائے اور احساس ہو کہ ہم نے وقت سے اوپر اٹھنا ہے اور نفل پڑھنے ہیں تو وہ عادت بعض دفعہ ہمیشہ کے لئے دل پر نقش ہو جاتی ہے اور انسانی فطرت کا حصہ بن جاتی ہے۔ میں نے جو تہجد پڑھنے والے اکثر لوگ دیکھے ہیں وہ وہی ہیں جن کو بچپن میں عادت پڑی ہے یا جن کے گھروں میں بعض بزرگ تہجد پڑھا کرتے تھے اور بچپن میں انہوں نے دیکھی۔ دل پر اس کی عظمت بیٹھ گئی۔ خواہ وقتی طور پر وہ نہ بھی پڑھ سکے ہوں بعد میں اُن کو عادت پڑ گئی، مگر جو گھر ذکر سے خالی ہوں وہ تو گیتنی والی بات ہے کہ کاش ان کی دوستی ہمیں نصیب نہ ہوتی جہاں تہجد تو درکنار نمازوں کا بھی اہتمام نہ ہو وہ زندگی سے خالی گھر ہیں وہاں جو بچے پلتے ہیں، اُن کی حالت سخت قابل رحم ہے لیکن بہت سے ایسے گھر ہیں جو رمضان کے مہینے میں جاگ اُٹھتے ہیں۔ رمضان کے مہینے میں اُن میں زندگی کی چہل پہل دکھائی دیتی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ان گھروں کو خود بھی عبادت پر ہمیشہ قائم رہنے کے عزم کرنے چاہئیں اور رمضان مبارک میں بچوں کو عبادت کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ بعض دفعہ جو عادت بچے اختیار کرتے ہیں اس پر وہ قائم رہتے ہیں اور بڑے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ پھر بچے ان کو یاد کراتے ہیں اور کہتے ہیں: بھئی! آپ تو ہمیں کل کہہ رہے تھے کہ نماز پڑھا کرو اور تہجد پڑھا کرو۔ آپ تو اب مزے سے رات کو دیر تک باتیں کرتے ہیں اور صبح دیر سے اٹھتے ہیں تو یہ کیا بات ہوئی؟ بچہ بعض دفعہ بے تکلفی سے اپنے ماں باپ کو ایسی باتیں سنا دیتا ہے کہ اگر کوئی باہر سے سنائے تو اس سے لڑائی ہو جائے تو یہ دن ہیں۔ ان سے زیادہ استفادہ کریں۔ اللہ ہم سب کو ذکر کی توفیق عطا فرمائے اور سب سے زیادہ لذت ہمیں عبادت کے ذریعے خدا سے تعلق میں پیدا ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں کہ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کوئی اور لذت ایسی نہیں جیسی خدا کی محبت میں ملتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

* [illegible]

اظہار تشکر

خاکسار کی اہلیہ کی وفات پر بہت سے احباب کی طرف سے تعزیت اور ہمدردی کے خطوط موصول ہوئے ہیں جن سے خاکسار کو کافی تسکین حاصل ہوئی ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء خاکسار ان خطوط کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہے لہٰذا بذریعہ اخبار بدر ان سب احباب کا نہایت مشکور و ممنون ہے جنہوں نے خاکسار کے اس غم میں شریک ہو کر ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور حافظ و ناصر ہو۔ اور مرحومہ کو غریق رحمت کرے آمین۔ (قاضی عبد الحمید درویش قادیان)

کلکتہ کی عظیم الشان کتابوں کی نمائش میں

احمدیہ تبلیغی بک سٹال

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ - کلکتہ

پبلشرز اینڈ بک سیلرز گلڈ کی جانب سے ہر سال لگائی جانے والی عظیم الشان کتابوں کی نمائش امسال ۲۹ر جنوری سے ۱۰ر فروری ۹۱ء تک جاری رہی۔ بنگال کے لوگ علم کی دولت سے کس قدر محبت کرتے ہیں اس کا اندازہ کتابوں کی نمائش سے ہی لگایا جا سکتا ہے کیونکہ روزانہ ایک لاکھ سے بھی زائد لوگ فیئر میدان میں آتے ہیں۔ جبکہ آخری دنوں میں تو فیئر میدان میں بھیڑ کے باعث چلنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے پچھلے مسلسل تیرہ سال سے اس نمائش میں اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے کامیاب تبلیغی اسٹال لگایا جا رہا ہے پچھلے سال کی طرح اس سال بھی چھ صد سکوائر فٹ کا وسیع و عریض تبلیغی بک اسٹال "احمدیہ مسلم انٹرنیشنل" لگایا گیا۔ اس سال سٹال کا موڈل فرینکفرٹ جرمنی کی مسجد نور کے مشابہ بنایا گیا تھا۔ جو نہایت ہی خوبصورت اور پرکشش ثابت ہوا۔ اور اپنی انفرادیت کے اعتبار سے دوسرے سبھی اسٹالوں سے ممتاز نظر آتا تھا۔

اسٹال کی پیشانی پر جلی حروف میں کلمہ طیبہ اور اسٹال کا نام احمدیہ مسلم انٹرنیشنل کے علاوہ جماعت احمدیہ کا موٹو LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE لکھوایا گیا تھا۔ قادیان۔ بنگلہ دیش اور لندن سے منگوائی گئی کئی زبانوں کی قابل فروخت کتب کے علاوہ ایک ایک سو زبانوں میں منتخب آیات قرآنیہ۔ احادیث نبویہ۔ اور اقتباسات حضرت امام مہدی علیہ السلام کے نمونے اور ۵۲ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم مکمل تبلیغ نمائش کے طور پر رکھے گئے تھے۔ جبکہ سیدنا حضور اقدس اور آپ کے خلفاء کرام کے فوٹو اور درجنوں تبلیغی تاریخی مناظر کی اور اسیران راہ مولیٰ و شہداء احمدیت کی رنگین تصاویر بھی بڑے ہی قرینے سے پورے سٹال میں سجائی گئی تھیں۔ علاوہ ازیں انگریزی ہندی اُردو اور بنگالی زبان میں جلی حروف میں لکھے اہم اقتباسات اور خوبصورت چارٹس اور طغروں سے اسٹال کو آراستہ کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ہمارا اسٹال دوسرے عام اسٹالوں کی نسبت بہت ہی پرکشش اور ہر خاص و عام کی توجہ کا مرکز بن چکا تھا۔ پڑھے لکھے ہر طبقہ فکر کے لوگ ہمارے سٹال میں کافی وقت دے کر بڑی دلچسپی اور انہماک سے پورے سٹال کو دیکھتے۔ اسٹال دیکھ کر ایک علم دوست غیر مسلم بھائی نے وزیٹرز بک میں بذریعہ تحریر اپنی رائے دی کہ میں نے پورا بک فیئر دیکھا ہے مگر یہ واحد بک سٹال ہے جس میں ہر مذہب کا سچا پیرو کار اپنی روحانی پیاس بجھا سکتا ہے۔ اس اعتبار سے اس اسٹال کو مذاہب عالم کے اتحاد کا مرکز بھی کہہ سکتے ہیں۔ ایک عام اندازے کے مطابق اوسطاً اڑھائی سے تین ہزار لوگ ہمارے سٹال میں داخل ہوتے رہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کی خدمت میں کچھ تعارفی لٹریچر مفت پیش کیا جاتا رہا چنانچہ اس سال ۲۰ ہزار سے زائد اُردو، انگریزی بنگالی زبان کے ٹریکٹ۔ فولڈر اور پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔ جبکہ اڑھائی ہزار کے لگ بھگ کتب فروخت ہوئیں کیسٹ پلیئر کے ذریعہ سیدنا حضور اقدس کے خطابات اور دیگر نظم و تلاوت وغیرہ کے آڈیو کیسٹ سنانے کا بھی انتظام رکھا گیا تھا۔ ہر روز ہمارے انصار بھائی خاص طور پر اور بعض خدام و اطفال بھی اسٹال کھلتے ہی حاضر ہو جاتے۔ گاہکوں کی مدد کرتے جماعت کا تعارف کراتے اور نمائش والا حصہ دکھانے میں انکو گائیڈ کرتے۔ اسی طرح اکثر دلچسپی رکھنے والے احباب سے تبادلہ خیالات کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا جو اوروں کی بھی دلچسپی کا موجب ہوتا بہرحال ان بارہ ایام میں ہزاروں لوگوں تک ہمارا پیغام اور ہمارا لٹریچر آسانی سے پہنچ جاتا ہے۔ اور سینکڑوں لوگوں کو زبانی تبلیغ کرنے کا موقع مل جاتا ہے دلچسپی رکھنے والے احباب کا ایڈریس نوٹ کر لیا جاتا ہے ان سے سال بھر رابطہ رکھا جاتا۔ خدا کے فضل سے اس سال قادیان سے ناظر صاحب نشر و اشاعت مکرم سید تنویر احمد صاحب اور نائب ناظر دعوت و تبلیغ مکرم محمد انعام صاحب غوری بھی تشریف لائے تھے ہر دو صاحبان نے جماعت کلکتہ اور افراد کلکتہ کی اس مسلسل تبلیغی خدمت کو بہت سراہا اور ہمارے نوجوانوں اور انصار بھائیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان تمام بھائیوں کو جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس کام میں حصہ لیا ہے جزاء خیر عطا فرمائے اور اس تبلیغی اسٹال کی برکات سے سال بھر متمتع فرمائے اور سعید روحوں کو احمدیت کے قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

پروگرام دورہ جات

ناظم صاحب وقفِ جدید، انسپکٹران و نمائندگان وقفِ جدید

اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات اور روشن نشانات کے ساتھ کاروانِ احمدیت اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اور ہر دن اللہ تعالیٰ کی نئی شان کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے۔ وقفِ جدید اس عظیم کام کی ایک لازمی کڑی ہے۔ جو حضرت مصلح موعودؓ کی تاریخی دور رس اور اہم تحریک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نیک ثمرات ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ وقفِ جدید کے کام میں وسعت اور اس کے اخراجات میں غیر معمولی اضافہ مخلصین کی خصوصی قربانی کا متقاضی ہے۔ سال ۱۹۹۱ء کے وعدہ جات اور وصولی کی غرض سے مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ناظم وقفِ جدید، انسپکٹران و نمائندگان وقفِ جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ شروع کر رہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدے لکھوائیں اور ممکنہ ادائیگی بھی کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے تمام امراء کرام و صدر صاحبان۔ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے گزارش ہے کہ دفتر وقفِ جدید کے ساتھ کما حقہ تعاون فرما کر ان دوروں کو کامیاب بنائیں۔ خدا تعالیٰ سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس وقفِ جدید

پروگرام دورہ مکرم ناظم صاحب وقفِ جدید برائے صوبہ جموں و کشمیر

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱ ۵/۹۱	پیج بہاڑام، کھنہ بل	۱ ۶/۹۱	۱	۲ ۶/۹۱
جموں	۱ ۵/۹۱	۱	۲	اندورہ	۲	۱	۳
مینڈرہ	۲	۱	۳	بالسو	۳	۱	۴
شیندرہ	۳	۲	۵	نونہ منی	۴	۱	۵
درہ، دلیاں	۵	۲	۷	چینیک المرتجہ	۵	۲	۷
پلوتھو، نونہ بانڈی	۷	۲	۹	کوٹھ پورہ	۷	۱	۸
چھونگار	۹	۱	۱۰	یاری پورہ	۸	۳	۱۱
مینڈکوٹ	۱۰	۱	۱۱	براز لو	۱۱	۱	۱۲
پٹھانہ تیر، ...لواہ، گورسائی	۱۱	۲	۱۳	ناصر آباد	۱۲	۳	۱۵
چار کوٹ	۱۳	۳	۱۶	شورت	۱۵	۲	۱۷
کالابن، لوہارکہ	۱۶	۲	۱۸	ونڈر جن	۱۷	۱	۱۸
بڑھانوں	۱۸	۱	۱۹	کوریل	۱۸	۱	۱۹
دھماہ	۱۹	[illegible]	۲۰	آسنور	۱۹	۴	۲۳
بھدرواہ	۲۱	۲	۲۳	رشی نگر	۲۳	۴	۲۷
سرینگر	۲۴	۱	۲۵	کاگرن	۲۷	۱	۲۸
ازنہ گام	۲۵	۱	۲۶	معوفن زامن	۲۸	۱	۲۹
ترکیپورہ	۲۶	۱	۲۷	مانلو	۲۹	۱	۳۰
سرینگر	۲۷	۲	[illegible]	سیرشہ ود	۳۰	۱	۱ ۷/۹۱
ہاری پاری گام	۲۸	۱	[illegible]	ہیجہ مرگ	۱ ۷/۹۱	۱	۲
جھمکوٹ شہزادہ	۳۰	۱	[illegible]	سری نگر	۲	۲	۴
				بھدوں	۴	۱	۵
				قادیان	۵ ۷/۹۱	-	-
				-	-	-	-
				-	-	-	-

پروگرام دورہ مکرم محمود احمد صاحب خادم نمائندہ وقفِ جدید برائے صوبہ بہار۔ یوپی۔ راجستھان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۵ ۵/۹۱	علی گڑھ	۱۲ ۶/۹۱	۱	۱۳ ۶/۹۱
جمشید پور	۷ ۵/۹۱	۳	۱۰	ساندھن	۱۳	۳	۱۶
موسیٰ بنی مائنز	۱۰	۳	۱۳	صالح نگر	۱۶	۱	۱۷
رانچی	۱۳	۱	۱۴	بسی نواب	۱۷	۱	۱۸
سملیہ	۱۴	۱	۱۵	جے پور	۱۸	۱	۱۹
جھریا	۱۵	۱	۱۶	کشن گڑھ	۱۹	۱	۲۰
گوملا	۱۶	۱	۱۷	بیاور	۲۰	۳	۲۳
بھاگلپور	۱۷	۳	۲۰	اودے پور	۲۳	۱	۲۴
برہ پورہ	۲۰	۱	۲۱	جھانسی	۲۵	۱	۲۶
خانپور ملکی	۲۱	۳	۲۴	راٹھ	۲۶	۱	۲۷
بلاری	۲۴	۱	۲۵	مسکرا	۲۷	۱	۲۸
مونگھیر	۲۵	۱	۲۶	مودھا	۲۸	۱	۲۹
دیوگھر	۲۶	۱	۲۷	ہہوا	۲۹	۱	۳۰
مظفر پور	۲۷	۱	۲۸	دھون سنگھ پور	۳۰	۱	۱ ۷/۹۱
موتی ہاری	۲۸	۱	۲۹	سیہور	۱ ۷/۹۱	۱	۲
پٹنہ	۲۹	۱	۳۰	کانپور	۲	۱	۳
گیا	۳۰	۱	۳۱	شاہجہانپور	۳	۲	۵
آرہ	۳۱ ۵	۱	۱ ۶/۹۱	اودے پور کٹیا	۵	۱	۶
بنارس	۱ ۶/۹۱	۱	۲	لودھی پور	۶	۱	۷
فیض آباد	۲	۱	۳	بریلی	۷	۱	۸
گونڈہ	۳	۱	۴	امروہہ	۸	۲	۱۰
لکھنؤ	۴	۳	۷	دہلی	۱۰	۳	۱۳
کانپور	۷	۲	۹	میرٹھ	۱۳	۱	۱۴
ننگلہ گھنوں	۹	۱	۱۰	انبیٹہ	۱۴	۱	۱۵
اٹاوہ	۱۰	۱	۱۱	کرنال۔ہتھلانہ	۱۵	۱	۱۶
فیروز آباد	۱۱	۱	۱۲	قادیان	۱۷ ۷/۹۱	-	-

پروگرام دورہ مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد برائے کرناٹک۔ آندھرا۔ مہاراشٹر

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۶ ۵/۹۱	حیدر آباد	۵ ۶/۹۱	۱	۶ ۶/۹۱
بمبئی	۸ ۵/۹۱	۴	۱۲	مضافات حیدر آباد	۶	۶	۱۲
عثمان آباد	۱۲	۱	۱۳	یادگیر	۱۳	۴	۱۷
گلبرگہ	۱۵	۱	۱۶	تیماپور	۱۷	۱	۱۸
حیدر آباد	۱۶	۶	۲۲	دیودرگ	۱۸	۱	۱۹
ظہیر آباد	۲۲	۱	۲۳	ہبلی	۱۹	۱	۲۰
سکندر آباد	۲۳	۲	۲۵	لونڈہ	۲۰	۱	۲۱
عادل آباد	۲۶	۱	۲۷	ساونت واڑی	۲۱	۱	۲۲
چندا پور، کالا ریڈی گام	۲۸	۱	۲۹	بیلگام	۲۲	۱	۲۳
ایرہ پہاڑ	۲۹	۱	۳۰	گنڈی گواڑ	۲۳	۱	۲۴
میدک	۳۰	۱	۳۱	بلاری	۲۵	۱	۲۶
پینتہ کنٹہ	۳۱	۳	۲ ۶/۹۱	سیورب	۲۶	۱	۲۷
ونڈو غاز	۲	۱	۳	سماگر	۲۷	۱	۲۸
محبوب نگر	۳	۱	۴	شیموگہ	۲۸	۲	۳۰
ہنڑ پیرا	۴	۱	۵	بنگلور	۱ ۷/۹۱	۴	۵ ۷/۹۱
				قادیان	۸ ۷/۹۱	-	-

پروگرام دورہ مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید
صوبہ آسام ، تامل ناڈو ، کیرلہ

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	۲۷ ۴/۹۱	یتی پورم	۱۷ ۶/۹۱	۱	۱۸ ۶/۹۱
کلکتہ	۲۹ ۴/۹۱	۱	۳۰	ترور	۱۸	۱	۱۹
نرائن پیٹھیا	۲ ۵/۹۱	۲	۴ ۵/۹۱	پالگھاٹ	۱۹	۱	۲۰
بالی گوری	۴	۱	۵	چیلاکرا	۲۰	۱	۲۱
ٹاپا جولی	۵	۱	۶	کوئمبٹور	۲۱	۱	۲۲
سیتولی	۶	۲	۸	منقاور گھاٹ	۲۲	۲	۲۴
بربیٹیا	۸	۱	۹	الانلور	۲۴	۱	۲۵
رام پور	۹	۳	۱۲	مریاکنی	۲۵	۲	۲۷
کلکتہ رخصت	۱۴	رخصت	۲۲	وانیم بلم	۲۷	۱	۲۸
مدراس	۲۴	۴	۲۸	کرولائی	۲۸	۲	۳۰
میلاپالیم } ٹوڈوکوڈی	۲۹	۳	۱ ۶/۹۱	چینگاتر	۳۰	۱	۱ ۷/۹۱
سنگرن کوئل	۱ ۶/۹۱	۱	۲	کلکولم	۱ ۷/۹۱	۱	۲
بشوا کاشی	۲	۱	۳	کانیکٹ	۲	۴	۶
کوٹار } سورن کوڈی	۳	۱	۴	کوڈیاتھور	۶	۱	۷
کوٹیلون	۴	۱	۵	پتہ پیریم	۷	۱	۸
آدس ناڈ	۵	۱	۶	کینانور } کرولائی	۸	۳	۱۱
کرونا گپلی	۶	۳	۹	متانور	۱۱	۱	۱۲
آلیپی	۹	۱	۱۰	کوڈالی	۱۲	۲	۱۴
کوچین	۱۰	۱	۱۱	پینگاڈی	۱۴	۳	۱۷
پلورتھی	۱۱	۱	۱۲	موگرال منجیشورم	۱۷	۱	۱۸
ارناکلم	۱۲	۱	۱۳	مینگلور	۱۸	۱	۱۹
کاکناڈ	۱۳	۱	۱۴	یتور	۱۹	۱	۲۰
موالو پوڑا	۱۴	۱	۱۵	سکلاسپور ڈلیدا	۲۱	۱	۲۲
آمیرا پورم	۱۵	۱	۱۶	مرکرہ	۲۲	۳	۲۵
چاواکاڈ	۱۶	۱	۱۷	مدراس	۲۶	۳	۲۹
				قادیان	۱ ۸/۹۱	—	—

پروگرام دورہ مکرم حافظ منظور احمد طاہر صاحب نمائندہ وقفِ جدید
صوبہ اڑیسہ و بنگال

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	۲۷ ۵/۹۱	کیندرا پاڑہ	۲۱ ۵/۹۱	۱	۲۲ ۵/۹۱
بھونیشور	۲۹ ۵/۹۱	۲	۱ ۶/۹۱	پارا دیپ	۲۲	۱	۲۳
خوردہ	۱ ۶/۹۱	۱	۲	سرلونیا گاؤں	۲۳	۱	۲۴
کیرنگ	۲	۶	۸	کٹک	۲۴	۱	۲۵
مانیا گوڑہ	۸	۱	۹	بھدرک	۲۵	۲	۲۷
سونگاؤں	۹	۱	۱۰	تاراکوٹ	۲۷	۱	۲۸
ہومبلیور	۱۰	۲	۱۲	سورو	۲۸	۱	۲۹
چندار	۱۰	۱	۱۱	کرکٹھیا	۲۹	۱	۳۰
کرڈاپلی		۳	۱۴	بہرا منی مائنز	۳۰	۴	۳ ۷/۹۱
بیٹال	۲۴	۲	۱۶	کلکتہ	۳ ۷/۹۱	۴	۷
کوٹا	۱۶	۱	۱۷	بالسر	۸	۱	۹
کٹک	۱۷	۲	۱۹	کھیمیت	۹	۱	۱۰
سونگڑہ	۱۹	۲	۲۱	ڈائمنڈ ہاربر	۱۰	۱	۱۱

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
موہن پور } بھنت پور	۱۱ ۶/۹۱	۱	۱۲ ۶/۹۱	جھگڑان گولہ	۱۸ ۶/۹۱	۱	۱۹ ۶/۹۱
ہوگلہ	۱۲	۱	۱۳	کھاتلہ	۱۹	۱	۲۰
بریلیشہ	۱۳	۱	۱۴	بل ڈنگہ	۲۰	۱	۲۱
کلکتہ	۱۴	۱	۱۵	کلکتہ	۲۱	۱	۲۲
ابراہیم پور	۱۵	۱	۱۶	بتھاری	۲۲	۱	۲۳
تانگرام	۱۶	۱	۱۷	کلکتہ	۲۳	۴	۲۷
کیتھا	۱۷	۱	۱۸	قادیان	۲۹ ۶/۹۱	—	—
				—	—	—	—

اعلاناتِ نکاح و تقاریبِ رخصتانہ

(۱) :- خاکسار کی پوتی مکرمہ شہناز سلطانہ صاحبہ بنت مکرم عبد البشیر الدین خان صاحب آف پینگال اڑیسہ کا نکاح مکرم محمد ظفر اللہ صاحب ولد مکرم محمد حبیب اللہ صاحب آف حسری ضلع لوہر داگا۔ بہار کے ساتھ مبلغ بتیس ہزار ایک روپے حق مہر کے عوض میں مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید مقیم پینگال نے پڑھایا۔ یہ نکاح مورخہ ۲۵ ۱/۹۱ کو پڑھایا گیا۔ اور مورخہ ۲۸ ۲/۹۱ کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

اس خوشی میں طرفین کی طرف سے مبلغ تیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ جمعہ خان صدر جماعت احمدیہ پینگال

(۲) :- مورخہ ۱/۹۱ کو بعد نمازِ عشاء و تراویح خاکسار نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان کیا۔

★ ــــ مکرمہ رحمت النساء صاحبہ بنت مکرم کے۔ ایم عمر صاحب ساکن پرکرہ کرناٹک کا نکاح مکرم ایم مصطفیٰ صاحب ابن مکرم ایم محمد صاحب مانوٹی ساکن کالکولم کیرلہ کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ نکاح کے بعد رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی۔

★ ــــ مکرمہ ایم۔ زینبہ صاحبہ بنت مکرم محمد مانوٹی صاحب ساکن کالکولم کیرلا کا مکرم ایم۔ جلیل صاحب ابن مکرم جی۔ کے محمود صاحب مرحوم ساکن پرکرہ کرناٹک کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر نکاح پڑھا۔

خوشی کے اس موقعہ پر دونوں فریقین نے مبلغ دس۔ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ رفیق احمد طارق مبلغ سلسلہ پرکرہ

اسیروں کی رستگاری

اسیروں کی رستگاری کا اہتمام کرنا بھی جماعت احمدیہ کا ایک طرہ امتیاز ہے کہ یہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود کا ایک الہامی نشان بھی تھا۔

اسی اہمیت کے پیش نظر قارئین بدر سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدی اسیران راہ مولیٰ کی نجات کا سامان [illegible] فرمائے۔ ان میں سے عزیزم محمد الیاس صاحب منیر مربی ساہیوال اور اُس کے پانچ ساتھیوں کو [illegible] سات سال ہونے والے ہیں۔ اسی طرح قریشی برادران کو بھی جیل میں چھ سال ہوگئے ہیں۔ چک سکندر کے اسیران کو بھی ایک عرصہ ہوگیا ہے۔ پس ان سب کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ نیز عزیزم محمد الیاس صاحب منیر کے دو ننھے بچے طارق الیاس اور خالد الیاس مع والدہ کے بھی خصوصی دعاؤں کے محتاج ہیں۔

خاکسار۔ محمد اسمٰعیل منیر سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

احمدیوں کی قربانیاں اور خدماتِ دینیہ

اکنافِ عالم میں اشاعت دین کی خاطر آج جماعت احمدیہ جو عظیم قربانیاں پیش کر رہی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سابق چیف آف آرمی سٹاف و سابق صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کے آرڈیننس مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے بعد (۱) ۱۲۵ احمدیوں کو اپنے عقیدہ و ایمان کے مطابق خود کو مسلمان کہنے پر قید کیا گیا۔ (۲) ۸۸ احمدیوں کو کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر قید کیا گیا۔ (۳) ۱۷۸ احمدیوں کو پیغام حق پہنچانے اور لٹریچر تقسیم کرنے کا الزام لگا کر قید میں ڈالا گیا (۴) ۳۲۱ احمدیوں کو خدا کے گھروں (احمدیہ بیوت الحمد) پر کلمہ طیبہ لکھنے پر قید کیا گیا۔ (۵) ۲۰۴ احمدیوں کو آذان دینے پر قید کیا گیا۔ (۶) ۶۲ احمدیوں کو شعائر اسلامی کے اختیار کرنے پر، قرآنی آیات کے لکھنے پر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے پر، نماز پڑھنے پر اور قربانی دینے پر قید میں ڈالا گیا! (۷) ۱۲۱۴ احمدیوں کو متفرق جھوٹے الزامات میں قید میں ڈالا گیا۔ (۸) ۱۲۴۱ احمدیوں کو مختلف مقدمات میں ملوث کر کے جیلوں میں گھسیٹا گیا۔ (۹) کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے جرم میں اب تک ۵۲ سال قید اور اٹھتر ہزار روپے کے جرمانے ہو چکے ہیں۔ (۱۰) السلام علیکم کہنے پر چھ ماہ قید پندرہ سو روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اس طرح ۳۱۱۳ احمدیوں کو قید میں ڈالا گیا اور ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے۔ (۱۱) سابق صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کے جاری کردہ ظالمانہ آرڈیننس مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے بعد سے اب تک ۲۶ بے گناہ اور معصوم احمدیوں کو (جن میں ستر اسّی سال کے بزرگ بھی شامل ہیں) تہ تیغ کر کے شہید کیا گیا! اس سے قبل کے احمدی شہداء حضرت عبداللطیف اور حضرت عبدالرحمٰن کو شامل کیا جائے تو اس وقت تک ۱۱۴ احمدیوں نے خدا کے دین کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ
(سورۃ احزاب آیت ۲۴)

احمدیوں پر یہ سب مظالم تنگ نظر اور فسادی ملاؤں کے سراسر جھوٹے الزامات اور اشتعال کا نتیجہ ہیں۔

(۱۲) مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۸۹ء کو پاکستان کے دشمن فسادی ملاؤں نے احمدیوں پر قرآن کریم کے جلانے کا سراسر جھوٹا الزام لگا کر چک نمبر ۵۶۳ گ.ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں احمدیوں کے گھروں میں تباہی مچادی۔ خدا کے گھر (احمدیہ بیت الذکر) اور لائبریری کو آگ لگادی۔ دو احمدی گھروں کو لوٹ کر نذر آتش کر دیا۔ اس کے بعد (۱۳) ۱۲ اپریل ۱۹۸۹ء کو ننکانہ (ضلع شیخوپورہ) میں احمدیوں پر مظالم کی انتہا کر دی گئی۔ پولیس اور انتظامیہ کی موجودگی میں ۱۷ احمدیوں کے مکانات کو نذر آتش کر دیا گیا جس سے ایک کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ قرآن کریم کے بہت سے نسخوں کو شہید کر دیا گیا (۱۴) مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۸۹ء کو نواب شاہ (سندھ) میں مذہب کے نام پر پاگل جنونی آدمیوں کی ایک ٹولی نے خدا کے گھر (احمدیہ دارالذکر) پر حملہ کر کے توڑ پھوڑ کی۔ فرنیچر، کتب اور دوسرے سامان کو اکٹھا کر کے آگ لگادی (۱۵) ۴ جون ۱۹۸۹ء کو امیر جماعت احمدیہ بھکلہ مانسہرہ کے مکان کو بعض شر پسندوں نے آگ لگادی (۱۶) ۱۱-۱۲ جون ۱۹۸۹ء کی درمیانی رات تین بجے مسلح پولیس کی بھاری جمعیت اور مجسٹریٹ نے رات کی تاریکی میں احمدیہ دارالذکر لاہور کو گھیرے میں لے کر کلمہ طیبہ پر لکڑی کے تختے لگا دیئے (۱۷) مورخہ ۱۵ جون ۱۹۸۹ء کو چونڈہ (سیالکوٹ) گلشن پارک اور مغل پورہ لاہور اور بعض دیگر مقامات پر احمدیوں پر حملہ کر کے زخمی کیا گیا (۱۸) پولیس کی موجودگی میں ۱۶ جولائی ۱۹۸۹ء کو چک سکندر میں ایک صد سے زائد احمدی گھروں کا سامان لوٹ کر گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ احمدیوں کے ۸۰/۹۰ جانوروں کو ہلاک کیا گیا۔ تین احمدیوں کو بہیمانہ طور پر قتل کیا گیا۔ چند دنوں بعد پولیس کی موجودگی میں بقیہ بے گھر احمدیوں کا سامان نیلام کر دیا گیا۔ احمدیوں کو مذہب بدلنے کا الٹی میٹم دیا گیا۔ مذہب نہ بدلنے پر قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ ختم نبوت کانفرنس میں احمدیوں کو ننگی گالیاں دی گئیں اور ان کے قتل و غارت پر اکسایا گیا۔

مزید متفرق مظالم

(۱۹) ربوہ میں جماعت احمدیہ کے اکابرین صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، مکرم سید میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ و پروفیسر منور شمیم صاحب خالد کو گرفتار کیا گیا ربوہ کے عینک ساز شکور بھائی، ایبٹ آباد کے صاحبزادہ عبدالرشید خان، ٹیکسلا کے محمود احمد شمس، گوجرانوالہ کے ارشاد اللہ تارڑ، ربوہ کے مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت، گوجرانوالہ کے دس احمدی احباب، ضلع گجرات کی ایک بیگناہ احمدی خاتون معلمہ، صدر جماعت احمدیہ سرالہ ضلع گجرات، بہاولپور کے سات احمدی احباب، چونڈہ کے تین احمدی وکلاء، منڈی بہاؤالدین کے دو احمدی احباب، مردان میں امیر جماعت سمیت چار احمدی احباب کے خلاف ۲۹۸ سی کے تحت مقدمات درج کر کے گرفتار کیا گیا۔ بعض کو قید و بند اور جرمانہ کی سزائیں دی گئیں۔ اکثر کو ضمانت پر رہا کیا گیا۔ مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر کے فرزند محمد الیاس منیر مربی سلسلہ احمدیہ سمیت چار احمدیوں کو سراسر جھوٹے الزامات کے تحت عمر قید کی سزائیں دی گئی ہیں۔ ربوہ کے چالیس ہزار سے زائد اہالیان کے خلاف ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ کوٹ ریاں، چک نمبر ۴۶ ضلع سرگودھا کی احمدیہ بیت الحمد اور ربوہ میں متعدد مقامات سے کلمہ طیبہ مٹایا گیا۔ حکومت پنجاب نے احمدیوں کے صد سالہ جشن تشکر کے جلسوں، جلسہ سالانہ ربوہ اور اجتماعات پر پابندی عائد کی۔ صحافت اور پریس کی آزادی کے بلند بانگ دعووں اور اعلانات کے باوجود آئے دن احمدیوں کے اخبارات اور رسائل کو ضبط کر لیا جاتا ہے۔ روزنامہ الفضل کے پبلشر قاضی منیر احمد صاحب کو متعدد بار گرفتار کیا گیا۔ نواب شاہ سندھ میں ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کو ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء کو کسی نامعلوم شخص نے پشت میں کاربین کا فائر کر کے شہید کر دیا۔ دو ماہ قبل ان کے سگے بھائی ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کو قاضی احمد (سندھ) میں ایسے ہی حالات میں شہید کر دیا گیا۔ شیخوپورہ کے ایک احمدی ایڈووکیٹ قاضی بشیر احمد اور فیصل آباد کے ڈاکٹر عبدالقادر صاحب کو شہید کر دیا گیا! چک سکندر ضلع گجرات میں تین احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ ان تمام مظالم کے باوجود احمدی احباب کمال صبر و استقامت کا نمونہ دکھاتے ہوئے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

(کہ اے اللہ ہماری قوم کو ہدایت دے ان کو حقیقت حال کا علم نہیں) کی دعائیں کرتے ہوئے اکناف عالم میں اشاعت دین کے لئے حیرت انگیز مساعی سرانجام دے رہے ہیں جس کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

اکنافِ عالم میں اشاعتِ دین کے لئے جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز مساعی

(۱) دنیا کی اہم ۵۶ زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع کئے گئے۔ اگلے چند سالوں کے اندر اندر قرآن کریم کے تراجم کی تعداد ایک سو تک پہنچ جائے گی نمبر ۲ دنیا کی ۱۱۸ زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کے تراجم شائع کئے گئے نمبر ۳ دنیا کی ۱۱۵ زبانوں میں منتخب احادیث رسول ؐ کے تراجم شائع کئے گئے۔ نمبر (۴) قرآن کریم کی اکملیت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی

افضلیت اور تربیت نفوس پر مشتمل حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خلفاء بانی سلسلہ احمدیہ کے ارشادات پر مشتمل ۱۰۷ زبانوں میں لٹریچر شائع کیا گیا۔ (۵) دنیا کے مختلف ممالک میں ۵۴۲ سے زائد مساجد تعمیر کی گئیں (۶) تبلیغ و اشاعت دین کے لئے مختلف ممالک میں ۸۸۳ مشن ہاؤسز اور مراکز قائم کئے گئے جہاں سینکڑوں مرکزی اور مقامی مبشرین پیغام حق پہنچا رہے ہیں (۷) مغربی، مشرقی اور وسطی افریقہ کے ممالک میں ۲۸ میڈیکل سنٹرز کے ذریعہ لاکھوں افراد کو طبی خدمات پہنچائی جا رہی ہیں (۸) براعظم افریقہ میں ۴۰ سیکنڈری سکولز دنیا کے مختلف ممالک میں ۲۰۵ پرائمری سکولز تعلیمی خدمات بجالا رہے ہیں (۹) دنیا کے مختلف ممالک میں درجنوں اخبارات اور رسائل شائع ہو رہے ہیں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ پروگرام نشر اور ٹیلی کاسٹ کئے جا رہے ہیں جن کے ذریعہ لاکھوں لاکھ افراد تک دین حق کا پیغام موثر رنگ میں پہنچایا جا رہا ہے۔ (۱۰) ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے ۲۲ مارچ ۱۹۹۰ء تک صرف ایک سال میں ایک لاکھ آٹھ ہزار افراد اسلامی انوار سے منور ہوئے۔ جبکہ ۳۰ جون ۱۹۹۰ء تک نئے احمدی ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ تینتیس ہزار ہو گئی جو جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ میں ایک ریکارڈ تعداد ہے۔ گذشتہ ایک سال میں ۴۳۳ نئی احمدیہ مساجد تعمیر ہوئیں۔ ۱۴ نئے جماعتی اخبار اور رسائل جاری ہوئے۔ ۳۶ ممالک کے ریڈیو اور ۲۸ ممالک کے ٹیلی ویژنوں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں پروگرام نشر کئے۔ دنیا بھر کے ۲۸۵ اخبارات نے جماعت احمدیہ کے بارے میں خبریں، تبصرے، اداریے اور انٹرویو شائع کئے۔ دوران سال ۱۶۷ نمائشوں کا اہتمام کیا گیا ۷۸ بک سٹالوں میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر رکھوایا گیا۔ چودہ زبانوں میں بچوں کے متعلق کتب کے تراجم شائع کئے گئے۔ پانچ ہزار سے زیادہ بچے وقف نو میں شامل ہوئے۔ افریقہ کے پانچ ممالک میں جدید ترین پریس تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ (۱۱) مختلف زبانوں میں ہزاروں کی تعداد میں تبلیغی آڈیو ویڈیو کیسٹ تیار کروا کر تقسیم کروائے جا رہے ہیں ہزاروں "داعیان الی اللہ" دنیا کے مختلف ممالک میں دینی خدمات بجالا رہے ہیں (۱۲) احمدیت کے قیام پر ایک سو سال پورے ہونے کی خوشی میں دنیا بھر میں احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے جلسے منعقد کئے گئے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ الودود نے براعظم یورپ، امریکہ و کینیڈا، افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک کے نہایت مفید اور کامیاب تبلیغی دورے فرما کر سربراہان مملکت اور اہم شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ جلسوں اور پریس کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ اس عالمی دورہ میں اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن والوں نے بکثرت آپ سے انٹرویوز لے کر انہیں نشر اور ٹیلی کاسٹ کیا۔ جس سے کروڑوں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا (۱۳) دنیا کے ۱۲۴ ممالک میں جماعت احمدیہ کی ہزاروں شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ اکناف عالم میں تبلیغ و اشاعت دین کی ان مساعی کے نتیجہ میں وہ دن نزدیک ہیں جبکہ دنیا کی تمام اقوام، ممالک اور مذاہب والوں کو جو نیک اور سعید فطرت رکھتے ہیں، پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کے سردار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جھنڈے کے نیچے جمع کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

خاکسار

دین محمد شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ۔ ربوہ

درخواست دعا

۱۔ مکرم ظفر احمد صاحب شحنہ گلبرگہ سے اپنے کاروبار میں ترقی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ نیز والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۲۔ مکرم مبارک احمد صاحب دانی پردہ مدھیہ پردیش سے اپنی جملہ مشکلات کے ازالہ اور مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رہنے اور والدین کی صحت و سلامتی جملہ افراد خاندان کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

کالی کٹ میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کالی کٹ کو نہایت عظمت اور وقار کے ساتھ رمضان المبارک کے لیل و نہار روحانیت سے بھرپور ہوئے۔ ایسے ماحول میں گزارنے کی توفیق ملی روزہ رکھنے کے علاوہ مختلف فرض و نوافل عبادتوں۔ ذکر الٰہی۔ تلاوت قرآن مجید اور درس و تدریس میں احباب و مستورات نے اس مہینہ کو گزارا۔ مسجد احمدیہ خدا تعالیٰ کے عابد بندوں سے ہمیشہ معمور رہی۔ تین مخلصین کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق بھی ملی۔

احباب جماعت کے گھر شہر کے دور دور علاقوں میں منتشر ہونے کی وجہ سے افطاری کے بعد اپنے گھروں میں جا کر پھر تراویح کی نماز کے لئے مسجد میں آنا دشوار تھا۔ اس وجہ سے روزانہ افطاری کے ساتھ پر تکلف کھانے کا بھی جماعت کے مخیر احباب کی طرف سے روزانہ انتظام کیا جاتا رہا۔ افطاری اور تراویح میں روزانہ دو ڈھائی صد کے قریب احباب و مستورات باقاعدہ حاضر ہوتے رہے۔ روزانہ تراویح کے بعد مختلف دینی فقہی مسائل پر خاکسار درس دیتا رہا۔

اس کے علاوہ ہر اتوار کو عصر تا مغرب قرآن مجید کا درس ہوا۔ اس میں احمدیوں کے علاوہ زیر تبلیغ افراد بھی معقول تعداد میں حاضر ہوتے رہے۔ نیز ہر ہفتہ بروز پیر اور بدھ دن کے ۱۱ بجے تا ظہر مستورات کے لئے قرآن مجید کی سپیشل کلاس ہوتی رہی اس میں درس القرآن کے علاوہ قرآن و احادیث کی مختلف دعائیں سکھائی جاتی رہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال غیر معمولی طور پر ہر جماعتی تقریب میں مردوں کے ساتھ ساتھ مستورات بھی شریک ہو کر استفادہ کرتی رہیں۔

عید الفطر مسجد احمدیہ میں صبح نو بجے عید الفطر کی نماز ہوئی۔ اس کے بعد سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک روح پرور خطبہ سنایا اس میں جماعت احمدیہ کو حاصل ہو رہی دینی و دنیاوی ترقیات بیان کر کے جماعت کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کالی کٹ کو بھی ایمان۔ خلوص اور روحانیت میں بھی ترقی کے ساتھ ساتھ دنیاوی لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ نے بہت ترقیات سے نوازا ہے پہلے جماعت احمدیہ کالی کٹ کے لئے ایک گھر نما چھوٹی مسجد دار السلام کے نام سے ہوتی تھی اس کے بعد جماعت کی بڑھتی ہوئی حالت کے پیش نظر چند ہی سال قبل قلب شہر میں ایک بہت بڑی اور خوبصورت مسجد بیت القدوس کے نام سے تعمیر کی گئی۔ اس میں ۸۰۰ کے قریب احباب نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مستورات کے لئے بالکنی کا عمدہ انتظام ہے۔

لیکن اب بفضل تعالیٰ مسجد باوجود اس کی وسعت کے تنگ ہونے لگی۔ چنانچہ امسال عید الفطر کی نماز میں جگہ کی تنگی بہت شدت سے محسوس کی جانے لگی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام ہمام حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے کہ حضور انور کی خاص دعاؤں اور خاص توجہ سے مسجد احمدیہ کی پہلی منزل کی تعمیر کا انتظام ہوا ہے۔ اور عید کے دوسرے ہی دن تعمیر کا کام شروع ہوا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلدی اس کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

عید کی نماز و خطبہ کے بعد معانقہ و مصافحہ کے وقت ہر احمدی جماعت احمدیہ کی اس روز افزوں ترقی کو دیکھ کر چشم پر آب تھا اور ہر ایک کی ہچکی بندھی ہوئی تھی گویا کہ اپنی خوشی و مسرت کا اظہار آنسو بہا کر کر رہا تھا اس پر مسرت اور ایمان افروز ماحول میں ایک سعید روح کو قبول احمدیت کی بھی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو قدم بقدم اپنے فضل و کرم کا وارث بناتا رہے اور تبلیغی و تربیتی میدانوں میں تیز قدم بڑھانے کی توفیق بخشے آمین۔ خاکسار

محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ۔ کالی کٹ

جلسہ تشکر بمقام راٹھ

مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ :-

مورخہ ۱۰ر مارچ ۹۱ء بروز اتوار مسجد احمدیہ راٹھ میں بعد نماز مغرب و عشاء زیرِ صدارت محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی جلسے کا انعقاد ہُوا۔ جلسہ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شب تلاوتِ قرآن پاک مکرم جمال الدین صاحب آف کوپخ سے شروع ہُوا۔ مکرم مولوی شمشاد احمد صاحب ظفر مبلغ مُسکرا نے حضرت مُصلح موعودؓ کا منظوم کلام "آگے قدم بڑھائے جا" پڑھ کر تمام حاضرینِ جلسہ کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں خاکسار نذر الاسلام مبلغ امروہہ کی پہلی تقریر صد سالہ جشنِ تشکر کے عنوان پر ہُوئی۔ خاکسار نے مختصر طور پر جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ اس وقت ۱۲۴ ممالک میں مستحکم ہوچکی ہے۔ اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

بعد ازاں مکرم مولوی شمشاد احمد صاحب مبلغ مُسکرا کی دُوسری بعنوان آنحضور صلعم کی سیرتِ طیبہ پر ہوئی۔ انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند پہلو نہایت بہتر انداز میں بیان فرمائے۔

بعد ازاں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے موعود اقوامِ عالم، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جماعتِ احمدیہ کی ترقی، مسلمانوں کا زوال، مسیح و مہدی کی آمد ان سارے پہلوؤں پر نہایت مفصّل رنگ میں روشنی ڈالی۔

نمائندگان کی شرکت :

اس جلسے میں مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی :-

قادیان ۔ آرا ۔ دربھنگہ ۔ امروہہ ۔ کانپور ۔ مودھا ۔ مُسکرا ۔ بھوا ۔ بندکی جھانسی ۔ صالح نگر ۔ کوپخ ۔ باندا ۔ کھریلہ ۔ اس کے علاوہ غیر احمدی احباب اور غیر مسلم احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

نمائش کا پروگرام :

نمائش ہال کو نہایت ہی خوبصورت دیدہ زیب کتابوں اور تصویروں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اس کو دیکھنے کے لئے شہر کے مختلف حصوں سے معززین حضرات تشریف لائے۔ خاص طور پر شہر کے چیئرمین مکرم ڈاکٹر شری گنیش لال بدھولیا تشریف لائے۔ علاوہ ازیں کچھ سیاسی لیڈران نے نے بھی ہماری نمائش دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ مہمانِ خصوصی اور صدارت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے ہم نے چیئرمین صاحب کو مدعو کیا تھا۔ باوجود مصروف الاوقات ہونے کے انہوں نے ہمارے اس پروگرام میں شرکت فرمائی۔

عقیقہ کی تقریب :

اسی دن محترم انوار محمد صاحب آف راٹھ نے اپنے پوتے عزیزم عرفان احمد کے عقیقے کا پروگرام رکھا تھا۔ جس میں دو صد سے زائد مسلم اور غیر مسلموں کو مدعو کیا گیا۔

خدا کے فضل سے یہ پروگرام رات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے دُعا کروا کر جلسے کا اختتام کیا۔

بفضلہ تعالےٰ یہ مختصر پروگرام بہت ہی اچھا ثابت ہُوا۔ احبابِ کرام دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے اچھے اور نیک نتائج ظاہر فرمائے، ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور آئندہ بھی احباب جماعت کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو باحسن طریق پیش کرتے رہنے کی توفیق دیتا رہے۔

اللّٰھم آمین۔

○

جلسہ ہائے یوم خلافت

خُدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ میں سلسلۂ خلافت جاری و ساری ہے۔ خلافت اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا اور عظیم الشان انعام ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ جماعتیں اپنے ہاں ۲۷؍ہجرت (مئی) ۱۳۷۰ہش / ۱۹۹۱ء کو جلسہ یوم خلافت منعقد کریں۔ اس ابدی انعام۔ اس کی برکات اور اس کی اہمیت و ضرورت پر علمائے کرام اور مقررین حضرات روشنی ڈالیں۔

جلسوں کی روئیداد نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوائیں۔ جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق جلسوں کے انعقاد کی تاریخ میں ردوبدل کرسکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلاناتِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ نے مورخہ ۳؍۴؍۹۱ء کو مسجد مبارک میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

(۱) — مکرمہ بشارت فاطمہ صاحبہ بنت مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کا نکاح مکرم افضل احمد رئیس صاحب ابن مکرم شیخ احمد صاحب ساکن فلک نما حیدر آباد کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار پانچ صد (۱۱۵۰۰) روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

خوشی کے اس موقعہ پر فریقین نے اعانتِ بدر میں مبلغ یکصد روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

(۲) — مکرمہ وسیمہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم مولوی عبدالحمید صاحب مومن درویش قادیان کا نکاح مکرم محمد علی رضا صاحب ابن مکرم شیخ محمود علی صاحب مرحوم ساکن برہ پورہ بھاگلپور بہار کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

(۳) — مکرمہ منیرہ خاتون صاحبہ بنت مکرم شیخ محمود علی صاحب مرحوم ساکن برہ پورہ بھاگلپور بہار کا نکاح مکرم بشیر الشمس صاحب ابن مکرم مولوی عبدالحمید صاحب مومن درویش قادیان کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپے (۸۰۰۰) حق مہر پر قرار پایا ہے۔

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم محمد علی رضا صاحب نے مبلغ پچاس روپے اور مکرم بشیر الشمس صاحب نے مبلغ ۲۵/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

دفتر شعبہ رشتہ و ناطہ قادیان

ولادت اور درخواستہائے دُعا

(۱) — خاکسار کے چچیرے بھائی مکرم مرزا مبارک احمد صاحب کو تین بچیوں کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اولادِ نرینہ سے نوازا ہے۔ بھائی جان کو بچہ کو قبل از ولادت "وقفِ نو" میں پیش کرنے کی سعادت ملی ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام مرزا اعجاز احمد تجویز فرمایا ہے۔ بچے کی صحت وسلامتی، نیک، خادمِ دین بننے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔ خوشی کے اس موقع پر مبلغ یکصد روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔

(۲) — خاکسار کے والد محترم مرزا منور احمد صاحب درویش قادیان کی صحت خراب چل رہی ہے اور والدہ محترمہ بھی ہائی بلڈ پریشر سے بیمار رہتی ہیں۔ بڑی بہن کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ سب کی کامل صحت یابی کے لئے قارئین سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار :- راشدہ پروین مرزا بنت مرزا منور احمد صاحب درویش قادیان۔

(۳) — برادرم مکرم خلیل احمد صاحب صدیق آف مغربی جرمنی اعانتِ بدر میں ۱۵۰/- روپے ادا کرتے ہوئے اپنی اور اپنے اہل و عیال اور والدین کی صحت وسلامتی درازئ عمر اور مشکلات کی دوری نیز دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ش م

(۴) — مکرم ملک منور احمد صاحب آف مغربی جرمنی اعانتِ بدر میں ۲۲۰/- روپے ادا کرتے ہوئے افرادِ خاندان کی صحت و سلامتی نیز دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار :- عبدالوکیل نیاز انسپکٹر تحریک جدید قادیان۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی یاد میں

محترم والدین کی یاد تو ہر وقت رہتی ہے اور ان کے لئے روزانہ خدا کے حضور دُعا بھی کرتی ہوں ۔ تاہم سال میں ایک بار ماہ رمضان شریف میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام بھائی بہنوں کی خدمت میں بھی عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتی ہوں ۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر دے اور حضور کی صحت و عمر میں برکت دے ۔ اسلام و احمدیت کے غلبہ کے ایام سب کو دِکھائے ۔ آمین ۔

میرے پیارے والدین احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے سے قبل بھی بہت نیک سیرت و اعلیٰ شخصیت کے مالک تھے ۔ پھر بھی احمدیت کو سمجھنا آسان کام نہ تھا ۔ یہی عام خیال کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کے نبی یا مجدد کی ضرورت نہیں اور نہ ہدایت کی ضرورت ۔ بضد تھے ۔ مگر دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پانے کی کوشش جاری تھی ۔ روزہ رکھ کر اور صراطِ مستقیم پانے کی دُعا مانگتے رہے ۔ آخر اللہ پاک نے فضل فرمایا ۔ اور آپ نے بیعت کرلی ۔ اسی طرح پیاری والدہ صاحبہ بھی جو فرقہ اِثنا عشریہ کی پابند اور پردہ وغیرہ سے بے نیاز تھیں انہوں نے بھی بہت دُعاؤں کے بعد اور اپنی تسلی و اطمینان کرنے کے بعد احمدیت قبول کرلی ۔ الحمد للہ ۔

اس کے بعد گھر پر باقاعدہ نماز باجماعت کا سلسلہ شروع ہوگیا ۔ رمضان کے علاوہ نفلی روزے اور نماز تسبیح صبح و شام پڑھنے لگے ۔ احمدیت کی تبلیغ کا کام بھی شروع ہوگیا ۔ حج کے فرائض ادا کرنے کے بعد وہ تجارت سے سُبکدوش ہوگئے ۔ اور زیادہ تر وقت تبلیغ اور تبلیغی خطوط اور تبلیغی رسالے لکھنے میں صرف ہوتا رہا ۔ الحمدُ للہ ۔

مرکز سے جو مہمان تشریف لاتے چند روز یا ہفتہ یا مہینہ بھی قیام کرتے تو محترمہ والدہ صاحبہ ان کی خدمت اور مہمان نوازی سے مسرت حاصل کرتیں ۔ تبلیغ کا آپ کو شوق تھا ۔ ہمیشہ اپنے ہمراہ تبلیغی رسالے وغیرہ رکھتیں اور دینے کے لئے موقعہ کی تلاش میں رہتیں ۔ بہت ہمدرد تھیں ۔ یتیموں اور غریبوں کا احساس ہمیشہ تھا ۔ غرض میرے محترم والدینؓ ہمارے لئے اسلام و احمدیت کا نمونہ تھے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے نیک قدم پر چلنے کی توفیق دے ۔ آمین ۔ دونوں کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے ۔ اور آپ کی دُعائیں اسلام و احمدیت کے لئے ۔ اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے قبول فرمائے ۔ اور ہمارا خاتمہ بھی بالخیر کرے ۔ آمین ۔

جیسا کہ احباب کو علم ہوگا میرے شوہر محترم حسن صاحب کئی سال سے بینائی سے محروم ہیں ۔ کھانا پینا بھی بہت کم ہوگیا ہے جس کی وجہ سے بہت کمزور ہوگئے ہیں ۔ ابھی نو دِن اسپتال رہ کر گھر آئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور اپنی قدرت سے نور و روشنی دے صحت والی عمر اور فضلوں سے اپنی خوشنودی سے نوازے ۔ آمین ۔

رمضان المبارک میں ہی میرے لختِ جگر محمد صالح ہم سے جُدا ہوئے اور ان کی پیاری والدہ صاحبہ میری محترمہ ہمشیرہ صاحبہ بیگم سیٹھ فاضل الٰہ دین صاحب بھی حیدرآباد دکن سے لاہور ہم کو ملنے تشریف لائیں لیکن افسوس کہ علیل ہوگئیں ۔ اور وفات پاگئیں ۔ اللہ تعالیٰ دونوں کے درجات بلند فرمائے ۔ کروٹ کروٹ رحمتوں کا نزول ان پر ہوتا رہے ۔ آمین ۔

گزشتہ سال میرے محترم پیارے بڑے بھائی سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب سکندرآباد میں وفات پاگئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ احباب سے اُن کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دُعا کی طلبگار ہوں ۔ عزیزم چھوٹے بھائی یوسف احمد الٰہ دین کی صحت شکر اور چکر وغیرہ کی وجہ سے ناساز رہتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفا و صحت والی عمر دے ۔ اور اُن کے کاروبار میں برکت دے ۔ اور تمام پریشانیوں کو دُور فرمائے ۔ آمین ۔

مَیں پھر ایک بار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندانِ مبارک اور تمام بھائی بہنوں کی دِلی دُعاؤں کی مشکور ہوں ۔ اور مزید دُعاؤں کی طلبگار ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

دُعاؤں کی محتاج :- زینب حسن
بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب مرحوم

درخواستِ دُعا

مکرم محمد عبدالقیوم صاحب حیدرآباد کی ترقی کے عنقریب آرڈر ہونے والے ہیں ترقی کے بابرکت ہونے اور حیدرآباد ہی میں تقرری کے لئے نیز اُن کی بڑی بیٹی عزیزہ شاہانہ بیگم کے ہاں ولادت ہونے والی ہے بچی کے بسہولت فراغت پانے اور اولادِ نرینہ عطا ہونے نیز تمام افرادِ خاندان کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی برکات کے حصول کیلئے درخواستِ دُعا ہے (خاکسار : محمد کریم الدین شاہد قادیان)

درخواستِ دُعا

• ـــ مکرم محمود احمد صاحب عجب شیر نائب صدر جماعت احمدیہ تیماپور لکھتے ہیں کہ مکرم سیٹھ مہر دین صاحب آف سکندرآباد نے جماعت احمدیہ تیماپور کیلئے ایک لاؤڈ اسپیکر عطیہ دیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت اور ترقی دے اور اپنے افضال سے نوازے ۔ نیز اُن کی والدہ صاحبہ بیمار چلی آرہی ہیں کامل صحت کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

• ـــ مکرمہ فوزیہ مُبینہ صاحبہ مونگھیر سے تحریر کرتی ہیں کہ ان کی بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ شگوفہ .K.G. I میں اوّل نمبر سے کامیاب ہوئی ہے ۔ قارئین بدر سے بچی کے روشن مستقبل کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں ۔ خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔ (ادارہ بدر)

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO:
OFF:- 6348179.
RESI:- 6233389.
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA , SAHAR ROAD.
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 800099.

طالبانِ دُعا :-
آٹو ٹریڈرز
۱۶ - میسنگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ارشادِ نبوی
اَکْرِمُوا اَوْلَادَکُمْ
(ترجمہ)
اپنی اولاد کی عزت کرو
منجانب :- پرویز احمد بمبئی

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
NIR®
CALCUTTA - 15.
پیش کرتے ہیں :-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر - پلاسٹک اور کینوس کے جوتے ۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
YUBA
بانی پولیمرز - کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز :-
۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۴۰۲۸ - ۴۳